رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 30 سال خلافت ہے پھر

ملک عضوض ہے، ظالم بادشاہت، آمریت، تشدد

سلسلۂ احادیث صحیحہ : 1391

مولانا اسحاقؒ کے خطبہ سے ماخوذ

home_of_signals@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين ، المبعوث رحمة للعالمين، محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

یہ خلافت کا ملوکیت میں بدلنا چھوٹا ہاتھ نہیں ، اس کے لئے ضرورت نہیں کہ کس کے ہاتھ ہوا؟ بڑی بڑی شخصیتوں سے غلط کام ہوا ہے، ابراہیمؑ کے پرپوتے تھے ، اسحاقؑ کے پوتے ،یعقوبؑ کے بیٹے تھے اور قرآن بھرا ہوا ہے کہ نبی کی اولاد ہوکے کیا کیا بھائی کے ساتھ ؟ سورت نہیں پڑھی ؟ کہتے ہیں کہ نبی بیٹے نہیں کر سکتے ،بے وقوف لوگ ہیں !!!! ۔ من گھڑت باتیں ہیں ۔ حقائق مانو!!! ، جو ہوا ہے اس کو تسلیم کرو !!! ۔ کہ فلاں بڑے بندے کی وجہ سے یہ امت برباد ہو گئی ، اس میں کوئی نقصان نہیں ، بڑا بڑا ہی ہے مگر اس کام غلط ہے ، اس نے نہیں ٹھیک کیا ، اور اس کے بارے میں رسول کریم ﷺ کی واضح حدیثیں ، رسول پاک ﷺ کی حدیثوں سے استفادہ حاصل کرنا چاہئے کہ رسول کریم ﷺ نے کیا فرمایا ؟ یہ سلسلئہ احادیث صحیحہ ، اللہ کے نے رسول ﷺ کو خبر دی کہ کتنا پٹڑی پہ رہنا ہے ، کب اترنا ہے ؟ یہ لوگ ظالم ہیں ، شیخ الحدیث بنے ہیں ، محدث بنے ہیں ، معاویہ ان کو چاہئے بچھڑے کی پوجا کرو ، ، باقی دین تباہ ہو جائے ، اس کا کوئی دکھ نہیں ہے ، نہ رسول ﷺ کی حدیثوں کی پرواہ ہے ، نہ لحاظ ہے ۔ مجھے ان کا کوئی لحاظ نہیں ہے ، ہر زمانے میں شخصیت اپنی جگہ ، دین کو رو کہ دین کو کیا نقصان پہنچا ہے ؟ بندہ بڑا ہے تو بڑا رہے !!! بڑے نے غلط کام کیا تو اچھائی ہو گئی ؟

یہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا ، حدیث نمبر ۱۳۹۸ خلافت النبوہ **الخلافة ثلاثون سنة ، ثم تكون بعد ذلك ملكا** جھٹلاؤ اللہ کے نبی کو !!!! ۔ فرمایا تیس ۳۰ سال خلافت ہے پھر بادشاہت دیکھئے صفحہ ۵ تا ۳۱ ۔ یہ نہیں کہ وہ کلمہ چھوڑ دیں گے ، مسلمان ہی رہیں گے ، نماز بھی پڑیں گے ، حج بھی کریں گے ، مگر ان کا طرز حکومت خلافت والا نہیں ہو گا ، وہ نہیں دور جو نبی کے طریقے پر تھا ، بادشاہی ہو گی ، جو پسند کی چیز ہو گی کریں ، جو جی نہیں چاہے گا وہ نہیں کریں گے ، علامہ البانیؒ اس بحث کو اکٹھا کیا ہے ، اور کہا کہ جھوٹ بولتے ہیں ، ابن تیمیہؒ کا حوالہ دیا ہے کہ امام احمدؒ نے فرمایا ہے کہ جو علیؓ کو خلیفہ نہیں مانتے ، ان کو لڑکیوں سے نکاح بھی نہیں کرنا چاہئے اور نہ ان کو بچی دینی چاہئے ، یہ لوگ حدیث پاک کے منکر ہیں ، اللہ کا رسول ﷺ فرماتا ہے تیس ۳۰ خلافت ہے ، علیؓ کا دور تیس ۳۰ پر ختم ہوتا ہے ، کیوں انہیں خلیفہ مانتے ؟ رسول اللہ ﷺ کی بات کے منکر ہیں ۔

خلافت تیس ۳۰ ہے پھر بادشاہت : سلسلة الأحاديث الصحيحة علامہ البانیؒ المتوفی ۱۹۹۹ء
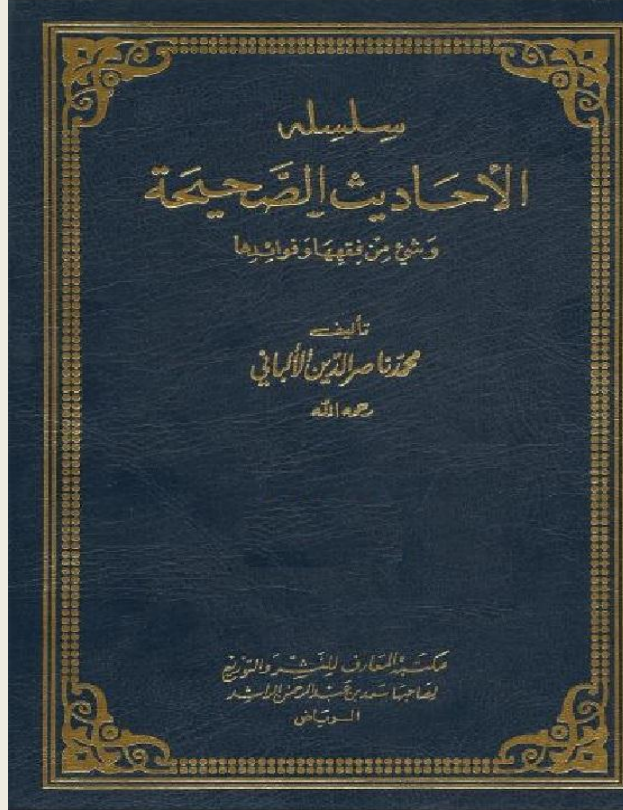
قلت : وهو ثق

٤٥٨ ـ (خُ

السَّمومِ ، وخُلِقَ

رواه مسلم (٨

«التوحيد» (٣٢ / ١

والصفات» (ص ٧٧

ابن الزبير عن عائشة

قلت : وفيه إ

خلق الله نور نبيك ي

فإن هٰذا الحديث دا

آدم وبنيه ؛ فتنبَّه ولا

وأما ما رواه ع

الملائكة من نور ال

«خلق الله الملائكة

قلت : فهٰذا

الصادق المصدوق ﷺ .

خِلافَةُ النُّبُوَّةِ

٤٥٩ ـ (الخِلافَةُ ثَلاثونَ سَنَةً ، ثمَّ تَكونُ بعْدَ ذٰلك مُلْكاً) .

أخرجه أبو داود (٤٦٤٦ و٤٦٤٧)، والترمذي (٢ / ٣٥)، والطحاوي في «مشكل الآثار» (٤ / ٣١٣)، وابن حبان في «صحيحه» (١٥٣٤ و١٥٣٥ ـ موارد)،

٨٢٠

امام احمدؒ کا قول: جو علیؓ کو خلیفہ نہیں مانتے، ان کی بیٹیوں کے ساتھ نکاح نہیں کرنا چاہئیے

من حديث سعيد بن جمهان».

وقال ابن أبي عاصم:

«حديث ثابت من جهة النقل، سعيد بن جمهان روى عنه حماد بن سلمة والعوام بن حوشب وحشرج».

قلت: وقد وثقه جماعة من الأئمة، منهم أحمد وابن معين وأبو داود، وقال الحافظ في «التقريب»:

«صدوق، له أفراد».

قلت: ولذلك قوّى حديثه هذا مَن سبق ذكره، ومنهم الحاكم صحح إسناده هنا؛ كما صححه في حديث آخر (٣ / ٦٠٦) قرنه أحمد بهذا الحديث، ووافقه الذهبي، وأشار إلى مثل هذا التصحيح الحافظ في «الفتح» (١٣ / ١٨٢) فقال موافقاً:

«وصححه ابن حبان وغيره».

واحتجَّ به الإمام ابن جرير الطبري في جزئه في «الاعتقاد» (ص ٧).

وصححه شيخ الإسلام ابن تيمية في «قاعدة» له في هذا الحديث محفوظة في المكتبة الظاهرية بخطه في «مسودته» (ق ٨١ / ٢ ـ ٨٤ / ٢)، قال في مطلعها:

«وهو حديث مشهور من رواية حماد بن سلمة وعبدالوارث بن سعيد والعوام بن حوشب عن سعيد بن جمهان عن سفينة مولى رسول الله ﷺ، رواه أهل «السنن» كأبي داود وغيره، واعتمد عليه الإمام أحمد وغيره في تقرير خلافة الخلفاء الراشدين الأربعة، وثبّته أحمد، واستدلَّ به على مَن توقّف في خلافة علي من أجل افتراق الناس عليه، حتى قال أحمد: «مَن لم يربع بعلي في الخلافة؛ فهو أضل من حمار أهله»، ونهى عن مناكحته، وهو متّفق عليه بين الفقهاء وعلماء السنة...

ووفاة النبي ﷺ كانت في شهر ربيع الأول سنة إحدى عشرة هجرية، وإلى

٨٢٢

تیس ۳۰ خلافت ہے پھر ملک عضوض ہے: سلسلة الأحاديث الصحيحة علامہ البانیؒ المتوفی ۱۹۹۹ء

ملک عضوض سے مراد کاٹ کھانے والی بادشاہت، آمریت اور تشدد

٥ ـ (تكونُ النُّبُوَّةُ فيكُم ما شاءَ اللهُ أَنْ تَكونَ، ثمَّ يرفعُها اللهُ إذا شاءَ أَنْ يرفَعَها، ثمَّ تكونُ خلافةٌ على مِنهاجِ النُّبُوَّةِ، فتكونُ ما شاءَ اللهُ أَنْ تكونَ، ثمَّ يرفعُها إذا شاءَ أَنْ يرفَعَها، ثمَّ تكونُ مُلْكاً عاضّاً، فيكونُ ما شاءَ اللهُ أَنْ تَكونَ، ثمَّ يرفَعُها إذا شاءَ اللهُ أَنْ يرفَعَها، ثمَّ تكونُ مُلكاً جَبْريّاً، فتكونُ ما شاءَ اللهُ أَنْ تكونَ، ثمَّ يرفعُها إذا شاءَ أَنْ يرفعَها، ثمَّ تكونُ خلافةٌ على مِنهاجِ النُّبُوَّةِ، ثم سَكَتَ).
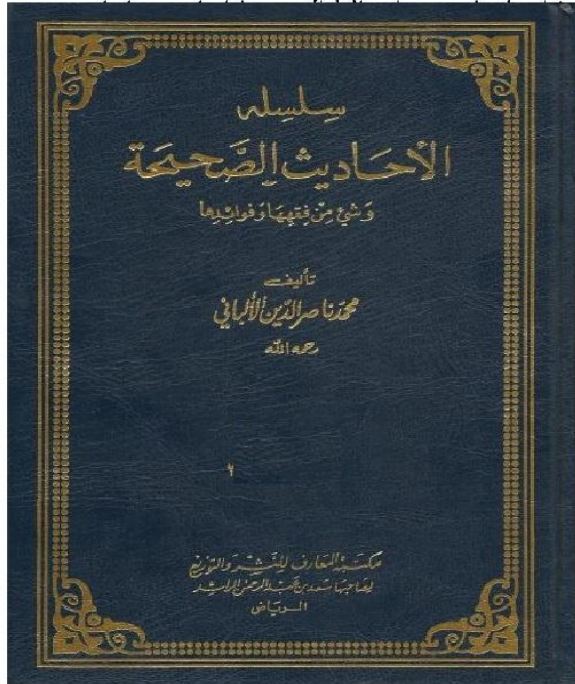
رواه أحمد (٤ / ٢٧٣)
الواسطي: ثنا حبيب بن سالم
بشير رجلاً يكف حديثه ـ فجاء
حديث رسول الله ﷺ في الأمرا
فقال حذيفة: (فذكره مرفوعاً).

قال حبيب:

«فلما قام عمر بن عبدال
فكتبتُ إليه بهٰذا الحديث أذكّ
ـ يعني: عمر ـ بعد الملك العا
فسُرَّ به وأعجبه».

ومن طريق أحمد رواه ال
(١٧ / ٢)، وقال:

«هٰذا حديث صحيح، و

سلسلة الأحاديث الصحيحة
وشيء من فقهها وفوائدها
تأليف
محمد ناصر الدين الألباني
رحمه الله

(١) هٰذا مقلوب، والصواب
فإن كتابه ليس في متناول يدي الآن.

٣٤

جلد دوم
سلسلہ احادیث صحیحہ
(اردو)
www.KitaboSunnat.com
علامہ محمد ناصر الدین البانی
ابو میمون محمد محفوظ اعوان
1
انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا طَاعَةَ فِي الْمَعْصِيَةِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔)) (بخاری، مسلم) ...... ''نافرمانی میں (امیر کی) کی کوئی اطاعت نہیں، اطاعت وفرمانبرداری تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔''

ہاں جب امیر المؤمنین لوگوں کی کسی دنیوی مصلحت کے لیے کوئی قانون بنائے، جو دینی تعلیمات سے متصادم نہ ہو تو اس کو تسلیم کرنا ضروری ہے، مثلاً گاڑیوں کے لیے حد رفتار کا تعین، چوکوں پر اشاروں کا نظام، بازاروں کے لیے اوقات کا تعین، مخصوص خاندانوں کا آپس میں شادیاں کرنے پر پابندی۔ وغیرہ وغیرہ۔

امت مسلمہ کی قیادت کرنے والوں کی ترتیب

(۱۳۹۱)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا فِي الْمَسْجِدِ. وَكَانَ بَشِيْرٌ رَجُلًا يَكُفُّ حَدِيْثَهُ. فَجَاءَ أَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ، فَقَالَ: يَابَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ! أَتَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْأُمَرَاءِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا أَحْفَظُ خُطْبَتَهُ فَجَلَسَ أَبُوْ ثَعْلَبَةَ، قَالَ حُذَيْفَةُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فِيْكُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيًّا، فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، ثُمَّ سَكَتَ۔)) (الصحيحة:٥)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بشیر اپنی بات کو روک دیتے تھے۔ اتنے میں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: بشیر بن سعد! کیا تجھے امرا کے بارے میں کوئی حدیثِ نبوی یاد ہے؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (اس معاملے میں) مجھے آپ کا خطبہ یاد ہے۔ ابوثعلبہ بیٹھ گئے اور حذیفہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی کی مشیت کے مطابق کچھ عرصہ تک نبوت قائم رہے گی، پھر اللہ تعالی جب چاہیں گے اسے اٹھالیں گے۔ نبوت کے بعد اس کے منہج پر اللہ کی مرضی کے مطابق کچھ عرصہ تک خلافت ہوگی، پھر اللہ تعالی اسے ختم کر دیں گے، پھر اللہ کے فیصلے کے مطابق کچھ عرصہ تک بادشاہت ہوگی، جس میں ظلم و زیادتی ہوگا، بالآخر وہ بھی ختم ہو جائے گی، پھر جبری بادشاہت ہوگی، وہ کچھ عرصہ کے بعد زوال پذیر ہو جائے گی، اس کے بعد منہج نبوت پر پھر خلافت ہوگی، پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔''

تخريج: رواه أحمد ٤/ ٢٧٣، والطيالسي في "مسنده": ٤٣٨، وقال الهيثمي في "المجمع": ٥/ ١٨٩: رواه احمد والبزار: ١٥٨٨ أتم منه، والطبراني ببعضه في الاوسط، ورجاله ثقات

شرح:...... بالترتیب درج ذیل پانچ ادوار کا ذکر کیا گیا ہے:

(۱) دورِ نبوت، (۲) نبوی منہج سے متصف خلافت، (۳) ظلم و زیادتی والی بادشاہت، (۴) جبری بادشاہت، (۵) نبوی منہج پر مشتمل خلافت۔

بائیس تیئیس سالوں پر مشتمل دورِ نبوت اور تیس برسوں پر مشتمل زمانہ خلافت راشدہ معروف اور معین ہے۔ سب سے آخر میں ذکر کئے گئے دورِ خلافت کے متعلق یہی کہنا درست معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوا، مستقبل میں امید ہے۔

ترتیب میں مذکورہ تیسری اور چوتھی چیز کے تعین کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس حدیث کی سند کے راوی حبیب بن سالم کہتے ہیں:

جب عمر بن عبدالعزیز (جن کا دور ۹۹ھ تا ۱۰۱ھ کا ہے) کھڑے ہوئے تو میں نے ان کے ساتھی یزید بن نعمان کو خط لکھا، جس میں یہ حدیث قلمبند کر کے لکھا: مجھے امید ہے کہ ظالم اور جابر دونوں کی حکومتوں کے بعد جس خلافتِ راشدہ کا ذکر کیا گیا وہ عمر بن عبدالعزیز ہی ہیں۔ انھوں نے میرا خط ان تک پہنچا دیا، وہ پڑھ کر بڑے خوش ہوئے۔

لیکن امام البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: حدیث کو عمر بن عبدالعزیز کے دور پر محمول کرنا بعید بات ہے، کیونکہ ان کی خلافت تو خلافتِ راشدہ کے قریب ہی ہے۔ اس وقت تک تو ظلم و ستم اور جبر و قہر والی مملکتیں وجود میں ہی نہیں آئی تھیں۔ درحقیقت اس حدیث میں یہ بشارت دی گئی ہے کہ مسلمانوں کا مستقبل روشن ہے اور مسلم خلافت پوری قوت کے ساتھ واپس آئے گی۔ (صحیحہ: ۵) اس حدیث کا شاہد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی درج ذیل حدیث ہے:

(۱۳۹۲)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ هٰذَا الْأَمْرِ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَتَكَادَمُوْنَ عَلَيْهِ تَكَادُمَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ، وَإِنَّ أَفْضَلَ جِهَادِكُمُ الرِّبَاطُ، وَإِنَّ أَفْضَلَ رِبَاطِكُمْ عَسْقَلَانُ۔))

(الصحيحة: ۳۲۷۰)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس معاملے کی ابتدا نبوت و رحمت سے ہوئی ہے، اس کے بعد خلافت و رحمت ہو گی اور پھر بادشاہت اور رحمت۔ بعد ازاں گدھوں کا ایک دوسرے کو کاٹنے کی طرح لوگ اس پر ٹوٹ پڑیں گے، تم جہاد کو لازم پکڑنا، بہترین جہاد، رباط (سرحد پر مقیم رہنا) ہے اور (شام کے ساحلی شہر) عسقلان کا رباط سب سے افضل ہے۔''

تخريج: أخرجه الطبراني في "المعجم الكبير": ۱۱/ ۸۸/ ۱۱۱۳۸

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ دو یقینی ادوار کے بعد ظالم و جابر دونوں بادشاہتیں قصہ پارینہ بن چکی ہیں، کیونکہ بنوامیہ اور بنوعباس میں ظالم اور جابر قسم کے بادشاہ گزرے ہیں، بالخصوص اس وقت جب بنوامیہ سے بادشاہت چھین کر بنوعباس کی

unnat.com

فِيْ سِهَامِهِمْ)) (الصحيحة :٢٩٦٥)

کی
آپ
بات
میں
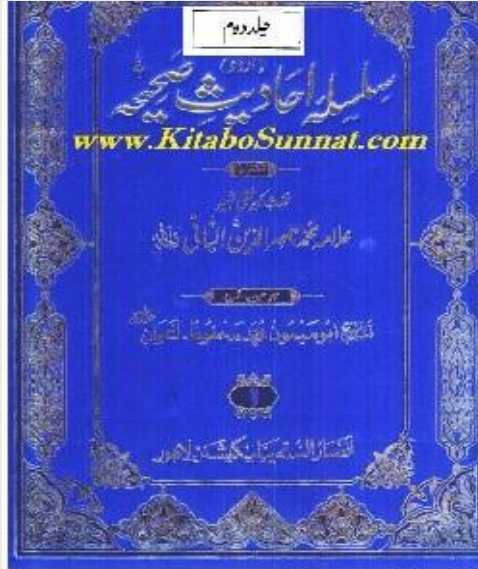
تخریج: أخرجه البخاري في "التاريخ الصغير"
:٤/ ٣٢٧ـ٣٢٨، وأحمد: ٢/ ٣٤٥ـ٣٤٦، والبز
٣/ ١٦٠، والحاكم :٣/ ٣٦، والبيهقي في "دلائ

شرح:...... نبی کریم ﷺ غزوۂ خیبر میں مشغول
گئے۔ جب انہیں علم ہوا کہ محبوب ﷺ تو خیبر کے علاقے
آپ ﷺ کی آمد کا انتظار نہ کیا، بلکہ رخت سفر باندھا اور
کرنے لگے تھے، جب آپ ﷺ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ او
کو بھی مالِ غنیمت میں شریک کیا جائے، اگر چہ ان سے پہلے لڑ

آپ ﷺ کے بعد تیس برس تک خلافت جاری رہی

کیا بادشاہت مذموم ہے؟

(١٣٩٨)۔ عَنْ سَفِيْنَةَ أَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَرْفُوْعًا: ((اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ مُلْكًا۔)) (الصحيحة:٤٥٩)

مولائے رسول سیدنا ابو عبد الرحمٰن سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیس سال تک خلافت رہے گی اور اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔''

تخریج: أخرجه أبو داود: ٤٦٤٦، ٤٦٤٧، والترمذي: ٢/ ٣٥، والطحاوي في "مشكل الآثار": ٤/ ٣١٣، وابن حبان في "صحيحه": ١٥٣٤و١٥٣٥ـموارد، وابن أبي عاصم في "السنة": ٢/ ١١٤، والحاكم: ٣/ ٧١، ١٤٥، وأحمد في "المسند": ٥/ ٢٢٠، ٢٢١، والروياني في "مسنده": ٢٥/ ١٣٦/ ١، وأبو يعلى الموصلي في "المفاريد": ٣/ ١٥/ ٢، وأبو حفص الصيرفي في "حديثه": ٢٦١/ ١، وخيثمة بن سليمان في "فضائل الصحابة": ٣/ ١٠٨ـ١٠٩، والطبراني في "المعجم الكبير": ١/ ٨/ ١، وأبو نعيم في "فضائل الصحابة": ٢/ ٢٦١/ ٢، والبيهقي في "دلائل النبوة": ٦/ ٣٤١

شرح:...... خلفائے راشدین کے ادوارِ خلافت کی تفصیل یہ ہے:

☆ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ: دو سال، تین ماہ، دس دن

☆ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ: دس سال، چھ ماہ، آٹھ دن ☆ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ: گیارہ سال، گیارہ ماہ، نو دن
☆ سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ: چار سال، نو ماہ، سات دن ☆ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ: چھ ماہ

سنن ابی داود کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ((خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ یُؤْتِی اللّٰهُ الْمُلْكَ اَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَّشَاءُ.)) ...... ''تیس سال تک نبوت والی خلافت رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا، اپنی بادشاہت عطا کر دے گا۔'' ملا علی قاری نے کہا: اس حدیث کا یہ معنی معلوم ہوتا ہے کہ تیس سال تک ''خلافتِ کاملہ'' جاری رہے گی، اس میں مخالفت کا اور حق سے دور ہونے کا عنصر نہیں ہوگا، لیکن اس کے بعد کبھی یہ وصف مثبت نظر آئے گا اور کبھی منفی۔ (مرقاۃ: ۹/ ۲۷۱)

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ''بادشاہت'' فی نفسہ کوئی مذموم چیز نہیں ہے، کہ اس حدیث کا معنی یہ کیا جائے کہ تیس سالہ دورِ خلافت کے بعد والی امارت و ملوکیت پر طعن و تشنیع شروع کر دیا جائے۔ اسلام میں وہ بادشاہت مذموم ہے، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام سے عملاً یا علماً اور عملاً نا آشنا ہو۔ ایسے بادشاہ کو ''امیر المومنین'' کا لقب دیا جائے یا ''خلیفۃ المسلمین'' کا، اس سے اس کی امارت یا خلافت کو کوئی سہارا نہیں ملے گا۔ اسلام میں القاب کا اعتبار نہیں ہے، عمل اور حقیقت کو معتبر سمجھا جاتا ہے۔ اگر کسی بادشاہ کا مقصد دین حق کی اشاعت اور اس کی سربلندی، اسلامی تہذیب و تمدن کا نفاذ اور اس کا فروغ ہو، تو وہ قابل تعریف ہوگا، اگرچہ وہ باپ کے مر جانے کے بعد وراثۃً تخت نشین ہوا ہو۔ آج کل لوگوں نے نفس بادشاہت کو خلافت و نبوت کے منافی تصور کر رکھا ہے، جس کے لیے کوئی شرعی بنیاد نہیں۔ علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں: وہ بادشاہت، جو تصورِ خلافت کے منافی اور مخالف ہے، وہ جبروتیت (اور سرکشی) ہے، جسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت کسریت سے تعبیر کیا تھا، جب اس کے کچھ ظاہری آثار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں انہوں نے دیکھے۔ لیکن وہ بادشاہت جس میں قہر و غلبہ، عصبیت اور شکوہ نہ ہو، وہ خلافت کے منافی ہے نہ نبوت کے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت داود علیہ السلام دونوں نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی تھے، لیکن اس کے باوجود وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور دینوی امور میں راہِ مستقیم پر قائم رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہت بھی ایسے ہی تھی، ان کا مقصد محض بادشاہت کا حصول یا دنیاوی عز و جاہ میں اضافہ نہ تھا۔ جب مسلمان اکثر حکومتوں پر غالب آ گئے تو طبعی عصبیت کی بنا پر ان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا، بہرحال وہ مسلمانوں کے خلیفہ تھے، انھوں نے مسلم قوم کی اسی طرح رہنمائی کی، جس طرح بادشاہ اپنی اقوام کی اس وقت کرتے ہیں، جب قومی عصبیت اور شاہی مزاج اس کا متقاضی ہوتا ہے۔

اسی طرح دیندار خلفا کا حال ہے جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد ہوئے۔ انہیں بھی جب ضرورت لاحق ہوئی شاہانہ طور طریقے استعمال کیے۔ ان خلفا کے حالات کا مطالعہ کرتے وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ صرف صحیح روایات پر اعتماد کیا جائے نہ کہ کمزور روایات پر۔ جس خلیفہ کے افعال ٹھیک ہوں وہ خلیفۂ رسول ہے اور جو اس معیار پر پورا نہ اترے وہ دنیا کے عام بادشاہوں کی طرح بادشاہ ہے، اگرچہ اس کو خلیفہ ہی کیوں نہ کہا جاتا ہو۔ (تاریخ ابن خلدون: ۲/۱۴۲)

حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں اصل مطاع اور قانون ساز اللہ تعالیٰ ہے، خلیفہ کا منصب نہ قانون سازی ہے اور نہ اس

خلافت کے بعد ملک عضوض ہے : مجموع فتاوی ابن تیمیہؒ علامہ ابن تیمیہؒ المتوفی ۷۲۸ھ

خلافت کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت

وفي السنن من حديث سفينة[١] عن النبي ﷺ أنه قال: «خلافة النبوة ثلاثون سنة ثم يصير مُلْكاً عَضُوضاً»[٢].

فالمحكى عن أبى حنيفة يقتضى أن قول الخلفاء الراشدين حجة وما يعلم لأهل المدينة عمل قديم على عهد الخلفاء الراشدين مخالف لسنة الرسول ـ صلى الله ـ تعالى ـ عليه وسلم.

مجموعة الفتاوى
لشيخ الإسلام
تقي الدين أحمد بن تيمية الحراني
المتوفى سنة ٧٢٨هـ
اعتنى بها وخرج أحاديثها
عامر الجزار
أنور الباز
الجزء العشرون
دار الوفاء
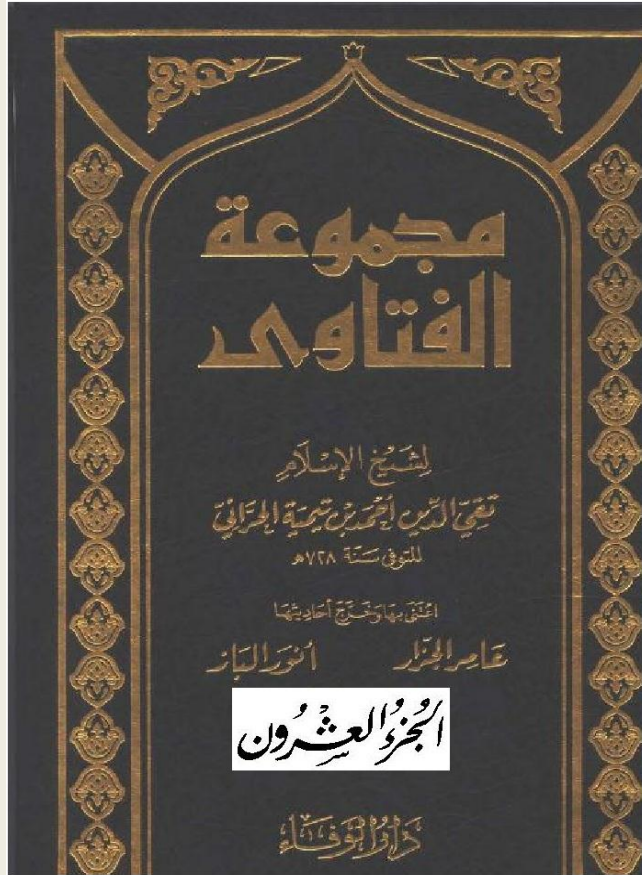
والمرتبة الثالثة: إذا ت
وأحدهما يعمل به أهل ا
المدينة. ومذهب أبى حنيف

ولأصحاب أحمد وج
يرجح، والثانى ـ وهو ق
عن أحمد. ومن كلامه ق
على مذهب أهل / المدينة
على مذاهب أهل الحديث
وأبى ثور، ونحوهم من ف
الزهرى ونحوه. وأبو مص
بسنة، سنة اثنتين وأربعين
أهل الرأى، ويقول: إنهم

فهذه مذاهب جمهور ا

وأما المرتبة الرابعة: فهي
لا؟ فالذى عليه أئمة الناس
وغيرهم. وهو قول المحقق
كتابه «أصول الفقه» وغير
مالك، وربما جعله حجة ب
بل هم أهل تقليد.

---

(١) اختلف فى اسمه، فقيل: م
سلمة زوج النبى ﷺ، كان
سفينة؛ لأنه كان معه فى سف
أشياء فقال النبى ﷺ له: «أنت
(٢) أبو داود فى السنة (٤٦٤٦) و

مشکاۃ المصابیح : ولی الدین الخطیبؒ المتوفی ۷۴۱ھ

أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا: اَلْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ».
رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ .

دوسری فصل

۵۳۷۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری یہ اُمت' اُمتِ مرحومہ ہے (یعنی اس پر بالخصوص رحمت کی گئی ہے) آخرت میں اس پر شدید عذاب نہیں ہو گا' دنیا میں اس کا عذاب فتنے' زلزلے اور ناحق قتل ہے (ابوداؤد)

۵۳۷۵ - (۵)، ۵۳۷۶ - (٦) **وَعَنْ** أَبِي عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ مُلْكًا عَضُوْضًا، ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِي الْأَرْضِ، يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ، يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ، حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۳۷۵، ۵۳۷٦: ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک دینِ اسلام کا آغاز نبوّت اور رحمت کے ساتھ ہوا بعد ازاں خلافت (نبوّت کے قائم مقام) ہو گی اور (اُمت پر) رحمت ہو گی۔ بعد ازاں بادشاہت ہو گی (جس میں) ظلم و تشدد ہو گا' پھر قہر اور تکبر ہو گا نیز زمین پر فسادات رونما ہوں گے۔ لوگ ریشمی کپڑے' عورت کی شرمگاہوں اور حرام مشروبات کو حلال گردانیں گے۔ باوجود ان (عیوب) کے انہیں رزق ملے گا اور ان کی مدد کی جائے گی یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملیں گے (بیہقی شُعَبِ الْإِيْمَان)

وضاحت: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیش گوئی کا ذکر فرمایا ہے جو تاریخی لحاظ سے صحیح ثابت ہوئی ہے چنانچہ آپؐ کے بعد چاروں خلفاء کی خلافت صحیح ہے اور اس خلافت کا زمانہ تیس سال ہے اور حسن رضی اللہ عنہ پر خلافت کا خاتمہ ہوتا ہے' اس لحاظ سے معاویہؓ کو خلیفہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ معاویہؓ کا دور ظالمانہ بادشاہت کا دور ہے' یزید اور اس کے بعد آنے والے جبر و قہر کے ساتھ حکومت کرنے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اشارتاً اس حدیث کا مضمون اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں مخفی ہے۔

(ترجمہ) "آپ اللہ تعالیٰ کو بے خبر خیال نہ کریں' جو کام ظالم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ایسے دن تک ڈھیل دے رہا ہے جس میں ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی" تفصیل کے لیے دیکھیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۴ - ۱۰۷)

۵۳۷۷ - (۷) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ - قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِيُّ: يَعْنِي الْإِسْلَامَ - كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ» يَعْنِي الْخَمْرَ.

مشکوۃ المصابیح

جلد چہارم

ترجمہ و تشریح
مولانا محمد صادق خلیل

تحقیق و تخریج

مکتبہ محمدیہ

خلافت کے بعد ملک عضوض : حافظ ابن حجرؒ المتوفی ۸۵۲ھ

خلافت راشدہ کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت

فتح الباري

بشرح صحيح الإمام أبي عبدالله محمد بن إسماعيل البخاري

أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

الجزء السابع

عبدالقادر شيبة الحمد

طبع على نفقة

صاحب السمو الملكي الأمير سلطان بن عبدالعزيز آل سعود

الحديث ٤٣٥٩
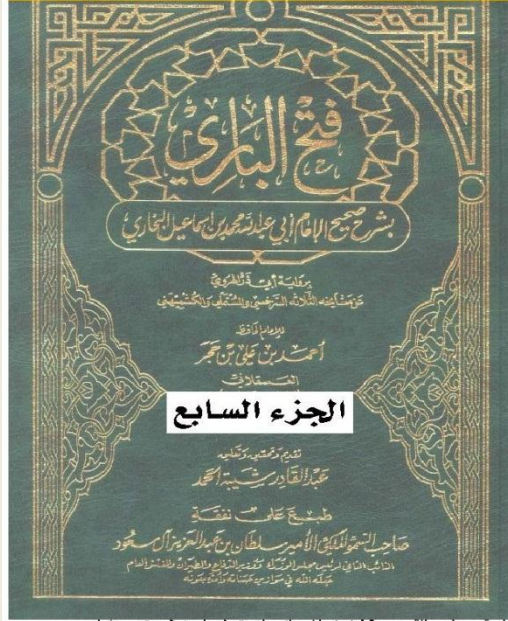
فكان أحد ملوك اليمن وهو من حمير أيضا ، ولم
حديث الباب ، وكانا عزما على التوجه إلى المدينة
هاجرا فى زمن عمر .

قوله (لئن كان الذى تذكر من أمر صاحبك
« لقد مر على أجله » جواب لشرط مقدر ، أى إن
الكتب القديمة لأن اليمن كان أقام بها جماعة من اليه
فى قوله صلى الله عليه وسلم لمعاذ لما بعثه إلى اليمن
سمع من بعض القادمين من المدينة سرا ، أو أنه
الدال ، وقد تقدم تفسيره بأنه الملهم . قلت : وس
على ما أخبره به جرير من أحواله ، ولو كان ذلك م
الأولين خبر محض والثالث وقوع شىء فى النفس
جرير فى هذه القصة قال « قال لى حبر باليمن »

قوله (فأخبرت أبا بكر بحديثهم قال أفلا

قوله (فلما كان بعد الخ) لعل ذلك كان لما
له أن ذا الكلاع كان معه اثنا عشر ألف بيت مر
فقال ذو الكلاع : هم أحرار فأعتقهم فى ساعة وا
يستنفر أهل اليمن إلى الجهاد فرحل ذو الكلاع و
جميلا ، فكان إذا دخل مكة يتعمم . وشهد ص

قوله (تآمرتم) بمد الهمزة وتخفيف الميم أى تشاورتم ، أو بالقصر وتشديد الميم أى أقمتم أميرا منكم عن رضا منكم أو عهد من الأول .

قوله (فإذا كانت) أى الإمارة (**بالسيف**) أى بالقهر والغلبة (**كانوا ملوكا**) أى الخلفاء ، وهذا دليل على ما قررته أن ذا عمرو كان له اطلاع على الأخبار من الكتب القديمة ، وإشارته بهذا الكلام تطابق الحديث الذى أخرجه أحمد وأصحاب السنن وصححه ابن حبان وغيره من حديث سفينة أن النبى صلى الله عليه وسلم قال « الخلافة بعدى ثلاثون سنة ثم تصير ملكا عضوضا » قال ابن التين : ما قاله ذو عمرو وذو الكلاع لا يكون إلا عن كتاب أو كهانة ، وما قاله ذو عمرو لا يكون إلا عن كتاب . قلت : ولا أدرى لم فرق بين المقالتين والاحتمال فيهما واحد ، بل المقالة الأخيرة يحتمل أن تكون من جهة التجربة

غَزْوَةُ سَيْفِ البَحْرِ

وهم يتلقَّون عِيرًا لقُريش ، وأميرُهم أبوعبيدة بن الجراحِ

[٤٣٦٠] ٤١٩١– نا إسماعيلُ قال نا مالكٌ عن وَهب بن كَيسانَ عن جابر بن عبدالله أنه قال : بعثَ رسولُ

خلافت کے بعد ملک عضوض : مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح ملا علی قاری حنفیؒ المتوفی ۱۰۱۴ھ

خلافت راشدہ کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت

فسيرى اختلا

جمال الدين
السببية، وثاني
يعش منكم بع
اعتقاداً غير ا
كثيراً يؤدي إلى
بمعنى الزموا
يعملوا إلا بسن
أي الذين هدا
الله عنهم لأنه
الله وجهه، قال
لم يصلح أن
والفاروق وذو
أفضل الصحابة
والمناقب الس
عليهم بمنصب
أعلام الشرع ا
وثلاثة أشهر و
ثابت، فحمى
الفاروق لأن ا
ومغاربها وفتح
وحسن التدبير
وبسط أيدي بني
مدة اثنتي عشر
يقرؤون بقرآءات
وجعل إماماً. ث

رسول الله ﷺ، فلو لم تقع الخلافة على الترتيب المذكور لحرم واحد من ذلك المنصب المشكور؛ ولا يخفى إن هذا من جملة معجزاته عليه الصلاة والسلام الدال على صدق نبوّته لأنه استبد بذكر هذا الغيب وقال: «الخلافة بعدي ثلاثون سنة ثم تكون ملكاً عضوضاً»[1] ووقع كما قال، قال التوربشتي: وأما ذكر سنتهم في مقابلة سنته لأنه علم أنهم لا يخطئون فيما يستخرجون من سنته، أو أن بعضها ما اشتهر إلا في زمانهم وليس المراد انتفاء الخلافة عن

ملک عضوض شدید ہوتا ہے جس میں آمریت اور تشدد ہوتا ہے

(١) الترمذي الحديث رقم (٢٢٢٦). وملك عضوض شديد فيه عسف وعنف.

مشکاۃ المصابیح اردو : ولی الدین الخطیب ؒ المتوفی ۷۴۱ھ
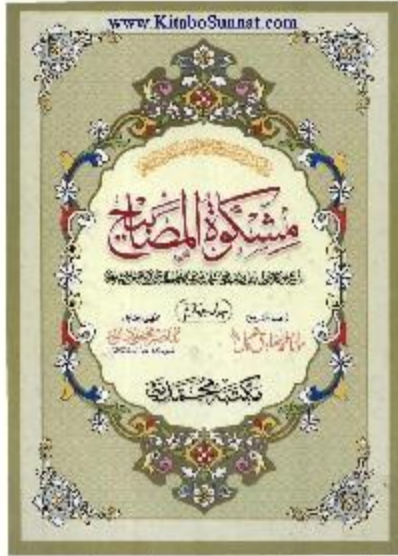
أُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِى الْآخِرَةِ، عَذَابُهَا فِو
رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ . .

دوسری فصل

۵۳۷۴ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولؐ
اُمت' اُمتِ مرحومہ ہے (یعنی اس پر بالخصوص رحمت کی گئی ہے) آ
میں اس کا عذاب فتنے' زلزلے اور ناحق قتل ہے (ابوداؤد)

٥٣٧٥ - (٥)، ٥٣٧٦ - (٦) **وَعَنْ** أَبِىْ عُبَيْدَةَ، وَ
رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً،
عَضُوْضاً، ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَعُتُوّاً وَفَسَاداً فِى الْأَرْض
وَالْخُمُوْرَ ـــ، يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ، حَتّٰى يَلْ
الْإِيْمَانِ».

۵۳۷۵ : ۵۳۷۶ : ابوعُبید اور مُعاذ بن جَبل رضی اللہ عنہما رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک دینِ اسلام کا آغاز نبوّت اور رحمت کے ساتھ ہوا بعد ازاں خلافت (نبوت کے قائم مقام) ہو گی اور (اُمّت پر) رحمت ہو گی۔ بعد ازاں بادشاہت ہو گی (جس میں) ظلم و تشدد ہو گا' پھر قہر اور تکبر ہو گا نیز زمین پر فسادات رونما ہوں گے۔ لوگ ریشمی کپڑے' عورت کی شرمگاہوں اور حرام مشروبات کو حلال گردانیں گے۔ باوجود ان (عیوب) کے انہیں رزق ملے گا اور ان کی مدد کی جائے گی یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملیں گے (بیہقی شُعَبِ الْاِیْمَان)

وضاحت: اس حدیث میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیش گوئی کا ذکر فرمایا ہے جو تاریخی لحاظ سے صحیح ثابت ہوئی ہے چنانچہ آپؐ کے بعد چاروں خلفاء کی خلافت صحیح ہے اور اس خلافت کا زمانہ تیس سال ہے اور حسن رضی اللہ عنہ پر خلافت کا خاتمہ ہوتا ہے' اس لحاظ سے معاویہؓ کو خلیفہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ معاویہؓ کا دور ظالمانہ بادشاہت کا دور ہے' یزید اور اس کے بعد آنے والے جبر و قہر کے ساتھ حکومت کرنے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اشارتاً" اس حدیث کا مضمون اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں مخفی ہے۔

(ترجمہ) "آپ اللہ تعالیٰ کو بے خبر خیال نہ کریں' جو کام ظالم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ایسے دن تک ڈھیل دے رہا ہے جس میں ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی" تفصیل کے لیے دیکھیں (مرقاۃ شرح مشکوۃ صفحہ ۱۰۴-۱۰۷)

٥٣٧٧ - (٧) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِن
أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ ـ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِىْ: يَعْنِى الْإِسْلَامَ ـ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ» يَعْنِى الْخَمْرَ ـــ .

قِيْـلَ : فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا» . رَوَاهُ الدَّارَمِیُّ

۵۳۷۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا
سب سے پہلے جس شے کو اوندھا کر
سے مراد) اسلام ہے جیسا کہ برتن کو
ہے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے ر
ہے۔ آپؐ نے فرمایا' لوگ اس کا کوئی

۵۳۷۸ - (۸) عَنِ النُّ
رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «تَكُوْنُ النُّبُوَّ
خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَ
فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ ،
اللهُ اَنْ يَكُوْنَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ
حَبِيْبٌ : فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
تَكُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْ
عَبْدِ الْعَزِيْزِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْ

تیسری فصل

۵۳۷۸ : نعمان بن بشیر' حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں نبوّت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا' پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا اور اس کی جگہ پر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا خلافت نبوّت کے انداز پر ہو گی' پھر اللہ تعالیٰ اس کو اُٹھالے گا' پھر ظالمانہ بادشاہت ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اس کو اٹھا لے گا پھر جبر و قہر والی بادشاہت ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ رہے گی' پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی اٹھا لے گا' اس کے بعد نبوّت کے انداز پر خلافت ہو گی' بعد ازاں آپؐ خاموش ہو گئے۔ حبیب بن سالم راوی نے بیان کیا کہ جب عُمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو میں نے ان کی جانب یہ حدیث تحریر کی' میں انھیں اس کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا نیز میں نے تحریر کیا' مجھے اُمید ہے کہ ظالمانہ اور جبر و قہر کی بادشاہت کے بعد آپ امیر المؤمنین ہیں' انھیں یعنی عُمر بن عبدالعزیز کو اس بات سے خوشی حاصل ہوئی اور انھیں یہ بات پسند آئی (احمد' بیہقی دلائل النّبوۃ)
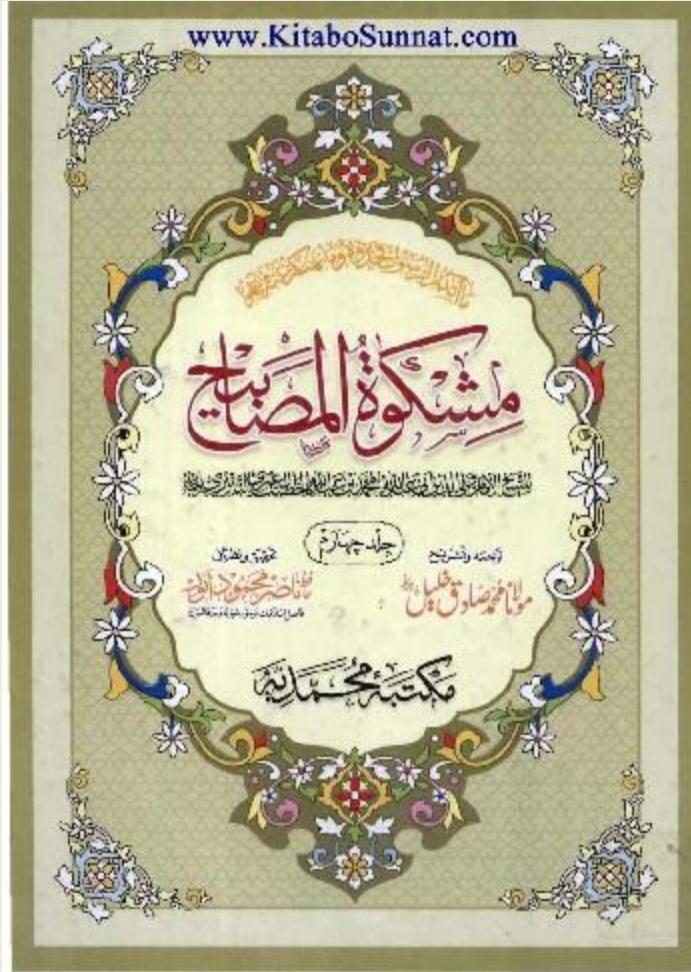
٥٣٩٥ ـ (١٧) وَعَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكاً». ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ: اَمْسِكْ: وَخِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَةً، وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، وَعَلِيٍّ سِتَّةً. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۵۳۹۵: سَفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' خلافت (نبوّت کے انداز پر) تیس (۳۰) سال تک ہو گی' اس کے بعد بادشاہت ہو گی۔ بعدازاں سَفینہ رضی اللہ عنہ نے

وضاحت کی کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو برس، عمرؓ کی خلافت دس برس، عثمانؓ کی خلافت بارہ برس اور علیؓ کی خلافت چھ برس تھی (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۵۳۹۶ - (۱۸) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ، كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ؟ قَالَ: «اَلسَّيْفُ» قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَكُوْنُ إِمَارَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ». قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ، فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ، فَأَطِعْهُ، وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ». قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ، مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَارِهِ؛ وَجَبَ أَجْرُهُ، وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَهْرِهِ، وَجَبَ وِزْرُهُ، وَحُطَّ أَجْرُهُ». قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ— فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ، وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: «لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ». قُلْتُ: بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ، فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ! وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۳۹۶: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد فتنہ ہو گا؟ جیسا کہ اس خیر سے پہلے فتنے کا دور تھا۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا، (اس سے) تحفظ کیسے ہو گا؟ آپ نے فرمایا، تلوار سے (تحفظ ہو گا) میں نے دریافت کیا، کیا اس تلوار کے بعد (کچھ فتنہ) باقی رہے گا؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں! امارت (کی بنیاد) فساد پر ہو گی اور مصالحت نفاق پر ہو گی۔ میں نے دریافت کیا، اس کے بعد کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا، بعد ازاں گمراہی کی طرف بلانے والے رونما ہوں گے، اگر اس دور میں (اللہ کی) زمین پر کوئی خلیفہ موجود ہو تو خواہ وہ تمہیں ناجائز پیٹے اور تمہارا مال چھین لے تو (پھر بھی) اس کی اطاعت کرنا اور اگر کوئی خلیفہ نہیں ہے تو تمہیں موت اس حالت میں آنی چاہیئے کہ تم کسی درخت کے تنے کو تھامے ہوئے ہو۔ میں نے دریافت کیا، بعد ازاں کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا، پھر دجّال نکلے گا اس کے ساتھ نہر اور آگ ہو گی، جو شخص اس کی آگ کے حوالے ہوا اس کا ثواب ثبت ہو گیا اور اس کے (پہلے) گناہ دور ہو گئے اور جو شخص اس کی نہر میں گر گیا اس کا گناہ ثابت ہو گیا اور اس کا ثواب باطل ہو گیا۔ میں نے دریافت کیا، پھر کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا، بعد ازاں (گھوڑی کے ہاں) بچھیرا تولّد ہو گا ابھی وہ سواری کے قابل نہ ہو گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور ایک روایت میں ہے کہ کدورت کے ساتھ صلح ہو گی اور (مختلف) خواہشات پر اجتماع ہو گا۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کدورت کے ساتھ صلح سے کیا مقصود ہے؟ آپؐ نے فرمایا، لوگوں کے دل اس صفائی کی

سے خاص صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت مراد ہو۔

٥٣٧٥ - (٥) ٥٣٧٦ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَءَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً ثُمَّ مَلِكًا عَضُوْضًا ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِی الْاَرْضِ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ حَتّٰى يَلْقُوا اللّٰهَ۔)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔)

(الدارمی حدیث رقم ۲۱۰۱ والبیهقی حدیث رقم ٥٦١٦)

سیدنا ابوعبیدہ (بن جراح) اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''یہ امر دین نبوت ❶ اور رحمت کے ساتھ ظاہر ہوا پھر امر دین کا ❷ خلافت اور رحمت ہوگا' پھر ❸ یہ امر بادشاہت گزندہ ہونے والا ہے' یہ کار تکبر اور حد سے گذرنا اور فساد بڑھنا ہے زمین میں' حلال جانیں گے یہ ریشمی کپڑوں کو اور عورتوں کی شرمگاہوں کو اور شرابوں کو' روزی دیئے جائیں گے باوجود ان کاموں کے اور مدد دیے جائیں گے یہاں تک کہ یہ اللہ تعالی سے ملاقات کریں گے۔ (روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: ٥٣٧٦ - (٦) اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ساتھ نبوت اور رحمت یہ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر موقوف ہوا۔ ❷ خلافت و رحمت خلافت سے خلفاء راشدین کا زمانہ مراد ہے کہ ساتھ خلافت اور نیابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کار دین و دنیا کا انتظام رکھتا تھا' تیس برس تک یہ زمانہ رہا' ساڑھے انتیس برس خلفاء اربعہ کا زمانہ اور چھ ماہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا زمانہ۔ ❸ پھر ہوگا یہ امر بادشاہت گزند خلفاء کی خلافت کے بعد خلافت عباسیہ کے ختم ہو جانے تک یہ حالت رہی' عثمان خاں ترک کے ہاتھ پر خلافت عباسیہ ختم ہوگئی' یہ شخص ترکستان سے نکل کر شام اور روم کی طرف گیا اور اس کوچ کیا اور اسی سے بنائی ہوئی سلطنت ترک یعنی دولت عثمانیہ کی اور اب جو بادشا...
جبریت اور عتوت اور فساد سے یہی دولت عثمانیہ مراد ہے۔

٥٣٧٧ - (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْ... اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ اَوَّلَ مَا يُكْ... قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِیُّ يَعْنِی الْاِسْلَامَ كَمَا يُكْ... الْاِنَاءُ)) يَعْنِی الْخَمْرَ قِيْلَ فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَ... بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَ... فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا۔)) (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۲۱۰۰)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جیسے کوئی شربت مفرح کہے گا کوئی...

الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باقی رہے گا وجود نبوت کا اور نور اس کا درمیان تمہارے جب تک کہ چاہے اللہ تعالیٰ ہونا اس کا، پھر اٹھا لے گا نبوت کو اللہ تعالیٰ، پھر ہو گی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے کب تک کہ چاہے گا اللہ تعالیٰ ہونا اس کا پھر اس کو بھی اللہ تعالیٰ اٹھا لے گا، پھر حکومت بادشاہت گزندہ ہو گی پس باقی رہے گی وہ جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ ہو پھر اس کو بھی اللہ تعالیٰ اٹھا لے گا پھر ہو گی حکومت بادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہے گی وہ جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے اس کو اللہ تعالیٰ پھر اٹھا لے گا پھر خلافت ❶ نبوت کے طریقہ پر ہو گی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، حبیب بن سالم رضی اللہ عنہ نے کہا جب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ خلیفہ بنے تو میں نے یہ حدیث ان کو بطور یاد دہانی لکھ بھیجی اور میں نے کہا امید رکھتا ہوں کہ آپ بادشاہت گزندہ اور غلبہ کے بعد امیر المومنین مقرر ہوئے ہیں، تو وہ اس سے خوش ہوئے اور یہ تفسیر ان کو بہت پسند آئی۔ (احمد اور بیہقی فی دلائل النبوۃ)
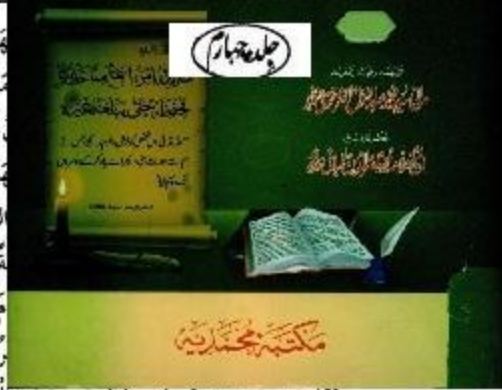
وَقُلْتُ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهٖ وَاَعْجَبَهٗ يَعْنِىْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) (احمد فی المسند ٤ / ٢٧٣)

حكم الحديث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحديث: ❶ ممکن ہے کہ خلافت علی منہاج النبوۃ سے یہی عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا زمانہ مراد ہو جیسے حبیب نے کہا یا اس سے مہدی کا زمانہ مراد ہو۔

اؤد)

سو ❷ یا اس سے زیادہ ہوگی' اس کا نام بتایا' اس کے باپ اور اس کے قبیلہ کا نام بھی بتایا۔(ابوداؤد)

لنے کا اظہار کرتے ہیں۔ ❷ تین سو کی ظاہری قید اس لیے نکالی کہ اجتماع اس قدر ہوتا ہے اور کم اس سے ہوں تو اعتبار نہیں رکھتے۔

اللّٰہِ ... اُمَّتِی ... یْ لَمْ ... وُدَ و ... مذی ... ۳۹۵

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اپنی امت پر گمراہ کرنے والے سرداروں کا خوف رکھتا ہوں جب میری امت میں تلوار رکھ ❶ دی گئی تو قیامت تک نہ اٹھائی جائے گی۔''(ابوداؤد)
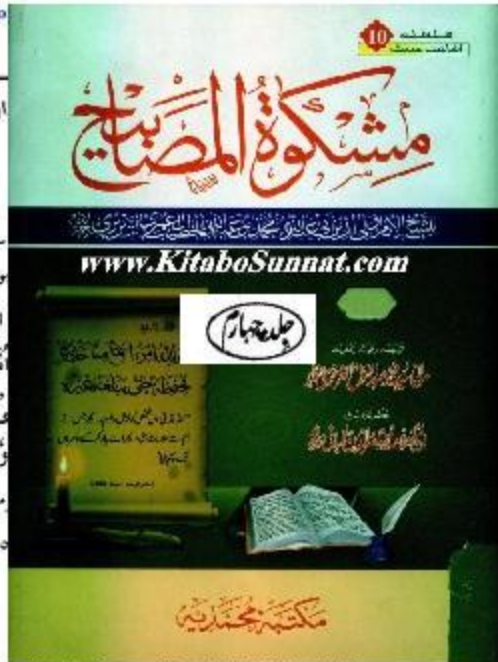
فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث نبی ایک معجزہ ہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جب سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ مقتول ہوئے تو اس وقت سے فتنوں کا تارنہ ٹوٹا اور یہی حال رہے گا قیامت قائم ہونے تک' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۵۳۹۵- (۱۷) وَعَنْ سَفِیْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((اَلْخَلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا)) ثُمَّ یَقُوْلُ سَفِیْنَةُ اَمْسِكْ خَلَافَةَ اَبِیْ بَکْرٍ سَنَتَیْنِ وَ خَلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَةً وَعُثْمَانَ اِثْنَتَیْ عَشَرَةَ وَ عَلِیٍّ سِتَّةً۔(رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ٤٦٤٦ والترمذی حدیث رقم ٢٢٢٦ واحمد فی المسند ٥/ ٢٢٠)

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' آپ فرماتے تھے: خلافت تیس برس تک ہوگی' پھر بادشاہت میں بدل جائے گی پھر کہتا ہے سفینہ کہ ❶ حساب کر مدت خلافت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دو برس اور مدت خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دس برس اور مدت خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ برس اور مدت خلافت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی چھ برس۔(احمد، ترمذی، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حساب کرانخ یہ حساب تقریبی ہے' مبنی ہے اوپر حذف کسور کے ورنہ خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جیسے کہ جامع الاصول میں مذکور ہے دو برس اور چار ماہ تھی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دس برس اور چھ ماہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ برس سے چند روز کم اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی چار برس نو ماہ' تو اس حساب سے خلفاء اربعہ کی خلافت انتیس ۲۹ برس سات ماہ ہوئی اور پانچ ماہ جو باقی رہے ان میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی امارت تھی۔

۵۳۹۶- (۱۸) وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا' اے

امیر معاویہ کہا کرتے تھے کہ میں پہلا بادشاہ ہوں : سیر اعلام نبلاء امام ذہبیؒ المتوفی ۷۴۸ھ

: أولُ من جلس على المنبر ،

رة [١]، فقال: لقد شهد معي

ما بقي منهم غيري [٢] .

قول : أخذتْ معاويةَ قِرَّةٌ [٣]

ى بها . فإذا رُفِعَتْ ، سألَ أنْ

ُ فيك عشرين سنة أميراً ،

اتخذ الـديوان للختم ، وأمر

امع ، وأولَ من قتل مسلماً

وأولَ من قُيِّدت بين يديه

ي الإسلام ، وأول من بلَّغ

درجاتِ المنبر خمس عشرة مرقاة ، وكان يقولُ : أنا أوَّلُ الملوك .

قلت : نعم . فقد روىٰ سفِينةُ عن رسولِ الله ﷺ ، قال : « الخِلافةُ بعدي ثلاثون سنة . ثم تكون ملكاً » [٥] . فانقضت خلافةُ النبوة ثلاثين عاماً ،

---

(١) الصِّنَّبْرَة : بالكسر ثم الفتح والتشديد ، ثم سكون الباء الموحدة وراء ، قال ياقوت : موضع بالأردن مقابل لعقبة أفيق ، بينه وبين طبرية ثلاثة أميال كان معاوية يشتو بها .

(٢) ابن عساكر ١٦/٣٧٥ ب ، ٣٧٦ آ وتمامه عنده : وإنما ذلك فناء قرني ، وإن فناء الرجل فناء قرنه . ثم ودعنا ، وصعد الثنية فكان آخر العهد به .

(٣) القِرَّةَ : ما أصابك من القُر وهو البرد ، وهي البرد أيضاً ، وفي « تاريخ الإسلام » ٢/٣٢٤ : قُرحة .

(٤) يريد حجر بن عدي وأصحابه .

(٥) أخرجه أحمد ٥/٢٢٠ و ٢٢١ ، والطيالسي ٢/١٦٣ ، وأبو داود (٤٦٤٦) ، و (٤٦٤٧) ، والطحاوي في « مشكل الآثار » ٤/٣١٣ ، والطبراني رقم (١٣) ، والترمذي (٢٢٢٦) =

١٥٧

وولي معاويةُ ، فبالغ في التجمل والهيئة ، وقلَّ أن بلغ سلطانٌ إلى رتبته ، وليتَهُ لم يعهد بالأمر إلى ابنِه يزيد ، وترك الأُمَّة من اختياره لهم .

علي بن عاصم : عن ابن جُرَيج ، عن الحسن بن مسلم ، عن طاووس ، عن ابن عباس ، قال : لما احتُضِرَ معاويةُ ، قال : إني كنتُ مع رسولِ الله ﷺ على الصَّفا ، وإني دعوتُ بمشْقص ، فأخذتُ مِن شَعْرِه ، وهو في موضع كذا وكذا ، فإذا أنا متُّ، فخُذُوا ذلك الشعر، فاحشُوا به فمي ومنخري[1] .

وروي بإسناد عن ميمون بن مهران نحوه .

محمد بن مصفى : حدّثنا بَقِيَّةُ عن بَحِير ، عن خالد بن مَعْدان ، قال : وفد المقدامُ بنُ معدي كرب ، وعمرُو بنُ الأسود ، ورجلٌ من الأسد له صحبةٌ إلى مُعاوية . فقال معاويةُ للمقدام : تُوفِّي الحسنُ ، فاسترجع . فقال : أتراها مُصيبةً ؟ قال : ولمَ لا ؟ وقد وضعَهُ رسولُ الله ﷺ في حَجره وقال : هذا مني ، وحسينٌ من عليّ . فقال للأسَدي : ما تقولُ أنت ؟ قال : جمرةٌ أُطفئت . فقال المقدام : أنشدك الله ! هل سمعتَ رسولَ الله ﷺ ينهى عن

= من طرق عن سعيد بن جمهان ، عن سفينة مولى رسول الله ﷺ قال : قال رسول الله ﷺ : « الخلافةُ في أمتي ثلاثون سنة ، ثم تكون ملكاً » قال سعيد : قال لي سفينة : أمسك خلافة أبي بكر سنتين ، وعمر عشر ، وعثمان ثنتي عشرة ، وعلي ست . قال سعيد : قلت لسفينة : إن هؤلاء يزعمون أن علياً عليه السلام لم يكن بخليفة ، قال : كذبت أستاه بني الزرقاء . يعني مروان . وسنده حسن ، وصححه ابن حبان (١٥٣٤) و (١٥٣٥) ، والحاكم ٣/٧١ و ١٤٥ ، ووافقه الذهبي ، وله شاهد من حديث أبي بكرة عند البيهقي في « الدلائل » وآخر من حديث جابر عند الواحدي في « الوسيط » ٣/١٢٦/٢ .

(١) رجاله ثقات خلا علي بن عاصم - وهو الواسطي - فإنه يخطىء ويصر على خطئه . وتقصيره عن رسول الله ﷺ شعره بمشقص ثابت عند البخاري ٣/٤٤٨ ، ٤٤٩ ، ومسلم (١٢٤٦) ، والمشقص : نصل السهم إذا كان طويلاً ليس بعريض .

سنت یہ ہے کہ امیر معاویہ کو بادشاہ کہا جائے : حافظ ابن کثیرؒ المتوفی ۷۷۴ھ

وقال عبدُ الرَّزَّاقِ[١] ، عن مَعْمَرٍ ، عن هَمَّامٍ ، سَمِعْتُ ابنَ عبَّاسٍ يقولُ : ما رأيتُ رجلًا كان أخلَقَ بالمُلْكِ مِن مُعاويةَ .

وقال حَنْبَلُ بنُ إسْحاقَ[٢] : حدَّثنا أبو نُعَيْمٍ ، حدَّثنا ابنُ أبى غُنْيَةَ ، عن شيخٍ مِن أهلِ المَدينةِ قال : قال مُعاويةُ : أنا أولُ المُلوكِ .

وقال ابنُ أبى خَيْثَمةَ[٣] : حدَّثنا هارونُ بنُ مَعْروفٍ ، حدَّثنا ضَمْرةُ ، عن ابنِ شَوْذَبٍ قال : كان مُعاويةُ يَقولُ : أنا أولُ المُلوكِ وآخِرُ خَليفةٍ .

قلتُ : والسُّنَّةُ أن يُقالَ لمُعاويةَ : مَلِكٌ . ولا يُقالُ له : خَليفةٌ . لحَديثِ سَفِينةَ ، أن رسولَ اللَّهِ ﷺ قال[٤] : « الخِلافةُ بعدى ثلاثون سنةً ، ثم تكونُ مُلْكًا عَضُوضًا » .
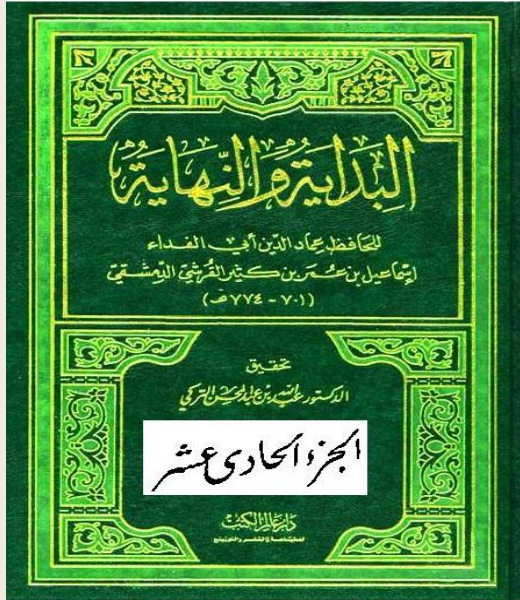
وقال عبدُ المَلِكِ بنُ مَرْوانَ يومَ
حِلْمِه واحتِمالِه وكَرَمِه .

وقال قَبِيصةُ بنُ جابرٍ[٦] : ما رأ
أبْعَدَ أَناةً ، ولا أَلْيَنَ مَخْرَجًا ، (٧ ولا

(١) المصنف (٢٠٩٨٥) مطولًا . كما أخرجه
من طريق عبد الرزاق به ، واللفظ له .
(٢) أخرجه ابن عساكر فى تاريخ دمشق ٦
(٣) المصدر السابق ١٦/ ٧٣٢، من طريق ا
(٤) تقدم تخريجه فى ٨/ ٢٦١.
(٥) المصدر السابق ، بإسناده عن عبد الملك
(٦) أخرجه ابن عساكر فى تاريخ دمشق ٦
(٧ - ٧) فى تاريخ دمشق : « فى أمر » .

٤٣٩

امیر معاویہ نے کہا: میں بادشاہت سے راضی ہوں: حافظ بن کثیرؒ المتوفی ۷۷۴ھ

ابنُ سَلَمةَ عن عليّ بنِ زيدٍ ، عن عبدِ الرحمنِ بنِ أبي بَكْرةَ ، (١عن أبيه١) قال : سمِعْتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ يقولُ : « خِلافةُ نُبُوَّةٍ ثلاثون عامًا ثم يُؤْتِي اللَّهُ المُلْكَ(٢) مَن يَشاءُ » . فقال معاويةُ : رضِينا بالمُلْكِ . وهذا الحديثُ فيه ردٌّ صَريحٌ على الرَّوافِضِ المُنْكِرين لخلافةِ الثلاثةِ ، وعلى النَّواصبِ مِن بني أُمَيَّةَ ومَن تبعهم مِن أهلِ الشامِ في إنكارِ خِلافةِ عليّ بنِ أبي طالبٍ ، فإن قيل : فما وجهُ(٣) الجمعِ بينَ حديثِ سَفينةَ هذا ... (٤)

« لا يَزالُ هذا الد...

فالجوابُ : إن مِن...

خليفةً ، ثم وقَع تـ...

فيه بِشارةٌ بوجودِ ا...

وإنما اتَّفق وقوعُ (...

ذلك خلفاءُ راشد...

رضِيَ اللَّهُ عنه ، و...

واحدٍ مِن الأئمةِ ، ...

التابعين حُجَّةٌ إلا ...

بأمرِ اللَّهِ العباسيّ ...

البداية والنهاية

للحافظ عماد الدين أبي الفداء

إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي

(٧٠١ - ٧٧٤ هـ)

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

الجزء التاسع

دار عالم الكتب

(١ - ١) سقط من ...

(٢) في م ، ص : « مل...

(٣) سقط من : الأصل ...

(٤) تقدم تخريجه في ...

(٥) الوِلاء : المتابعة . ...

(٦ - ٦) في الأصل : ...

(٧) في م ، ص : « فيه...

(٨) في م : « المهدي » ...

١٥٤
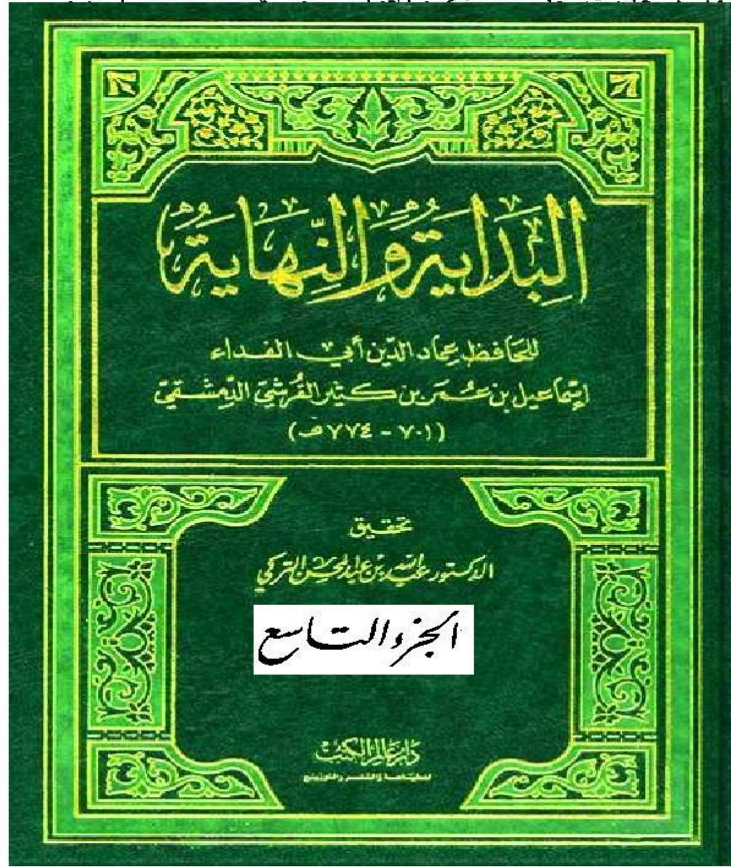
امیر معاویہ نے کہا میں پہلا بادشاہ ہوں : عون المعبود شرح سنن ابو داؤد مولانا شمس الحق عظیم آبادی المتوفی ۱۳۲۹ھ

٤٦٤٦ ـ حدثنا سَوَّارُ بنُ عَبْدِ الله أخبرنا عَبْدُ الْوَارِثِ بنُ سَعِيدٍ عن سَعِيدِ بنِ جُمْهَانَ عن سَفِينَةَ قال قال رَسُولُ الله ﷺ: «خِلاَفَةُ النُّبُوَّةِ ثَلاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي الله المُلْكَ أوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ».

(حَسَنٌ) قال سَعِيدٌ قال [لِي] سَفِينَةُ: أمْسِكْ عَلَيْكَ أبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرَ عَشْراً، وَعُثْمانَ اثْنَيْ عَشَر [اثْنَتَيْ عَشْرَةَ]، وَعَلَى كَذَا قال سَعِيدٌ. قُلْتُ لِسَفِينَةَ: إنَّ هٰؤُلاءِ يَزْعُمُونَ أنَّ عَلِيّاً لَمْ يَكُنْ بخَلِيفَةٍ، قال: كَذَبَتْ أسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاء ـ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ ـ.

(**عن سفينة**): مولى النبي ﷺ أو مولى أم سلمة وهي أعتقته (**خلافلاة النبوة ثلاثون سنة**): قال العلقمي: قال شيخنا: لم يكن في الثلاثين بعده ﷺ إلا الخلفاء الأربعة وأيام الحسن.

قلت: بل الثلاثون سنة هي مدة الخلفاء الأربعة كما حررته فمدة خلافة أبي بكر سنتان وثلاثة أشهر وعشرة أيام، ومدة عمر عشر سنين وستة أشهر وثمانية أيام، ومدة عثمان أحد عشر سنة وأحد عشر شهراً وتسعة أيام ومدة خلافة علي أربع سنين وتسعة أشهر وسبعة أيام. هذا هو التحرير فلعلهم ألغوا الأيام وبعض الشهور.

وقال النووي في تهذيب الأسماء: مدة خلافة عمر عشر سنين وخمسة أشهر وإحدى وعشرين يوماً، وعثمان ثنتي عشرة سنة إلا ست ليال، وعلي خمس سنين وقيل خمس سنين إلا أشهراً، والحسن نحو سبعة أشهر انتهى كلام النووي والأمر في ذلك سهل. هذا آخر كلام العلقمي.

(**ثم يؤتي الله الملك أو ملكه من يشاء**): شك من الراوي. وعند أحمد في مسنده من حديث سفينة «الخلافة في أمتي ثلاثون سنه ثم ملكا بعد ذلك. قال المناوي: أي بعد انقضاء زمان خلافة النبوة يكون ملكاً لأن اسم الخلافة إنما هو لمن صدق عليه هذا الأسم بعمله للسنة والمخالفون ملوك لا خلفاء، وإنما تسموا بالخلفاء لخلفهم الماضي.

وأخرج البيهقي في المدخل عن سفينة: «أن أول الملوك معاوية رضي الله عنه» والمراد بخلافة النبوة هي الخلافة الكاملة وهي منحصرة في الخمسة فلا يعارض الحديث «لا يزال هذا الدين قائماً حتى يملك إثني عشر خليفة» لأن المراد به مطلق الخلافة والله أعلم. انتهى كلامه بتغير (**أمسك عليك أبا بكر سنتين**): أي عده واحسب مدة خلافته (**وعلي كذا**): أي كذا عد خلافته وكان هو من الخلفاء الراشدين، ولم يذكر سفينة مدة خلافة على رضي الله عنه. وتقدم ذكر مدة الخلافة لهؤلاء الخلفاء والله أعلم.

ولفظ أحمد في مسنده من حديث حماد بن سلمة وعبد الصمد
خلافة أبي بكر رضي الله عنه سنتين، وخلافة عمر رضي الله عنه عـ
سنة وخلافة علي رضي الله عنه ست سنين (**إن هؤلاء**): أي بني مروا
وهو العجز ويطلق على حلقة الدبر وأصله سته بفتحتين والجمع أستا
امرأة من أمهات بني أمية، كذا في فتح الودود. قال المنذري: وأخرجه
إلا من حديث سعيد. هذا آخر كلامه. وسعيد بن جمهان وثقة يحيى
الرازي: شيخ يكتب حديثه ولا يحتج به. هذا آخر كلامه.

وجمهان بضم الجيم وسكون الميم وهاء مفتوحة وبعد الألف ن
نجران وقيل قيس وقيل عمير، وقيل غير ذلك، وكنيته أبو عبد الرحـ
رسول الله ﷺ وقيل مولى أم سلمة رضي الله عنها.

**٤٦٤٧ ـ وأخبرنا عَمْرُو بنُ عَوْنٍ أخبرنا هُشَيْمٌ عن الْعَوَّامِ بنِ ـ
سَفِينَةَ قال قال رَسُولُ الله ﷺ: «خِلاَفَةُ النُّبُوَّةِ ثَلاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي الله ا**

(**أخبرنا عمرو بن عون**): قال المزي في الأطراف: حديث ء
وأبي بكر بن داسة ولم يذكره أبو القاسم انتهى.

٤٦٤٦ـ حَسَنٌ : الترمذي (٢٢٢٦) .

٤٦٤٧ـ حَسَنٌ : أحمد (٢١٤١٢) .

عَوْنُ المَعْبُودِ
عَلى شرحِ سنن أبي داود
تأليف
الشيخ المحدث العلامة أبي عبد الرحمن شرف الحق العظيم آبادي
محمد أشرف بن أمير بن علي بن حيدر الصديقي
رحمه الله

محمد ناصر الدين الألباني
رحمه الله

اعتنى به
أبو عبد الله النعماني الأثري
عفا الله عنه

المجلد الأول

دار ابن حزم

بنو امیہ کے امراء متغلب تھے، اہل نہیں تھے، ظالم تھے عادل نہیں تھے : مولانا شمس الحق عظیم آبادی المتوفی ۱۳۴۹ھ

عَونُ المَعبُودِ

عَلى شرحِ سنَنِ أبي دَاود

تأليف

الشيخ المحدث العلامة أبي عبد الرحمن شرف الحق العظيم آبادي

محمد أشرف بن أمير بن علي بن حيدر الصديقي

رحمه الله

طبعة مراجعة ومدققة ومقابلة وعليها أحكام العلامة المحدث

محمد ناصر الدين الألباني

رحمه الله

اعتنى به

أبو عبد الله النعماني الأثري

عفا الله عنه

المجلد الأول

(١-٧٨٧)

دار ابن حزم

عون المعبود		كتا

أخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ لَكَانَ ذَلِكَ لِي مِنْ الله حَ
ما هِيَ إلاَّ رَجَزٌ مِنْ رَجَزِ الأَعْرَابِ ما أنْزَلَها ا
يَرْمِي بِالْحَجَرِ فَيَقُولُ إلَى أنْ يَقَعَ الْحَجَرُ قَدْ
وَالله سَمِعْتُهُ مِنْهُ».

(قال سمعت الحجاج): وكان والياً من
الميم وسكون المثلثة المثلية وفتح النون وكسر
(عبد الملك): بدل من أمير المؤمنين **(والله لو**
الأمراء والسلاطين.

وكلامه هذا مردود باطل مخالف للشريع
الذي يعذرني في أمره ولا يلومني. قاله الس
الإعراب): الرجز بحر من بحور الشعر معروف
واحدها أرجوزة، فهو كهيئة السجع إلا أنه
عبد هذيل ويزعم أنها من عند الله ما أنزلها ا
أراجيز العرب. وما قاله الحجاج كذب صريح
ابن مسعود كانت مما أنزلها الله تعالى على نب
مسعود، وسالم مولى أبي حذيفة وأبي بن كعب

قال السندي: وأراد به عبد الله بن مسع
رضي الله عنه (من **هذه الحمراء)**: يعني العجم
إلى أن يقع الحجر): أي على الأرض **(قد حد**
والشر والفتنة ويقولون عقيب إيقاع الشر والف
لأتركنهم **(كالأمس الدابر)**: أي كاليوم الماضي

قال المزي: أثر عاصم بن أبي النجود
يذكره المنذري في مختصره.

٤٦٤٤ ـ (صَحِيحٌ مَقْطُوعٌ) حدثنا عُثْما
يَقُولُ عَلَى المِنْبَرِ: هٰذِهِ الْحَمْرَاءُ هَبْرٌ هَبْرٌ، أمَا وَ

(هذه الحمراء): أي الموالي **(هبر هبر)**:
بالتخفيف حرف تنبيه **(لو قد قرعت عصا بعصا)**: أي ضربت العصا بالعصا والمعنى لو أريد قتلهم وهلاكهم **(لأذرنهم)**: أي لأتركنهم وأجعلنهم معدومين **(يعني الموالي)**: هذا تفسير للحمراء من بعض الرواة.

٤٦٤٥ ـ (صَحِيحٌ مَقْطُوعٌ) حدثنا قَطَنُ بنُ نُسَيْرٍ أخبرنا جَعْفَرٌ ـ يَعْنِي ابنَ سُلَيْمانَ ـ أخبرنا دَاوُدُ بنُ سُلَيْمانَ عن شَرِيكٍ عن سُلَيْمانَ الأعمَشِ قال: «جَمَّعْتُ مَعَ الْحَجَّاجِ فَخَطَبَ فَذَكَرَ حَدِيثَ أبي بَكْرِ بنِ عَيَّاشٍ قال فيهَا [فِيهِ]: فاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِخَلِيفَةَ الله وَصَفِيِّهِ [لِصَفِيِّهِ] عَبْدِ المَلِكِ ابنِ مَرْوَانَ» وَسَاقَ الحديثَ قال وَلَوْ أخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْحَمْرَاءِ».

(قطن بن نسير): بنون ومهملة مصغراً **(قال جمعت)**: بتشديد الجيم أي صليت الجمعة. وهذه آثار الحجاج ليست في أكثر النسخ الموجودة، وكذا ليست في مختصر المنذري.

وهذه الآثار لا تستحق أن توضع في كتاب السنة. وإنما ساق المؤلف الإمام آثار هذا الرجل الفاسق لإظهار جوره وفسقه ولبيان أن أمراء بني أمية وإن صاروا خلفاء متغلبين لكن ليسو أهلاً لها، وإنما هم الأمراء الظالمون لا الخلفاء العادلون والله أعلم.

حضرت عمرؓ کی خلافت اور بعد میں آنے والی خلافت : مولانا شمس الحق عظیم آبادی المتوفی ۱۳۴۹ھ

٤٦٣٤ ـ حد ...ارِيّ حدثنا الأشْعَثُ عن الْحَسَنِ عن أبي بَكْرَةَ
أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ ذَ ...ـتُ كَأنَّ مِيزَاناً نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أنْتَ وَأبُو
بَكْرٍ، فَرُجِحْتَ [فَرَجَـ ...ـمَرُ فَرُجِحَ [فَرَجَحَ] أبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمانُ
فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ

(ذات يوم): أ ...ـم مطلق الزمان لا النهار، وقيل ذات مقحم قاله
القاري (كان): حرف ...ـب (أنت): ضمير فصل وتأكيد لتصحيح العطف
(فرجحت): ضبط با ...ـضها بفتح الراء والجيم (ثم رفع الميزان).
قال القاري: ...ـمان (فرأينا الكراهية في وجه رسول الله ﷺ):
وذلك لما علم ﷺ ...ـهور الفتن بعد خلافة عمر، ومعنى رجحان كل
من الآخر أن الراجح ...ـي وقال حسن.
قيل: يحتمل أ ...ـت الفضائل في ثلاثة ورجا أن يكون في أكثر من
ذلك فأعلمه الله أن ...ـم المنذري.

٤٦٣٥ ـ حد ...زَيْدٍ عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ أبي بَكَرَةَ عن أبِيهِ أنَّ
النَّبيَّ ﷺ قالَ ذَاتَ ...ـرَاهِيَةَ قال فاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ الله ﷺ ـ يَعني
فَسَاءَهُ ذَلِكَ ـ فقالَ: .

(فذكر معناه): ... وهو افتعل من السوء (لها): أي للرؤيا.

قال الخطابي: معناه كرهها حتى تبينت المساءة في وجهه (يعني): هذا قول الراوي (فساءه): أي فأحزن النبي ﷺ (ذلك): أي ما ذكره الرجل من رؤياه (فقال): أي النبي ﷺ (خلافة نبوة): بالإضافة ورفع خلافة على الخبر، أي الذي رأيته خلافة نبوة، وقيل التقدير هذه خلافة (ثم يؤتي الله الملك من يشاء): وقيل أي انقضت خلافة النبوة يعني هذه الرؤيا دالة على أن الخلافة بالحق تنقضي حقيقتها وتنتهي بانقضاء خلافة عمر رضي الله عنه كذا في المرقاة.

قال الطيبي: دل إضافة الخلافة إلى النبوة على أن لا ثبوت فيها من طلب الملك والمنازعة فيه لأحد وكانت خلافة الشيخين رضي الله عنهما على هذا وكون المرجوحية انتهت إلى عثمان رضي الله عنه دل على حصول المنازعة فيها، وأن الخلافة في زمن عثمان وعلي رضي الله عنهما مشوبة بالملك، فأما بعدهما فكانت ملكاً عضوضاً انتهى.

وقد بسط الكلام فيما يتعلق بالخلافة الذي لا مزيد عليه الشيخ الأجل المحدث ولي الله الدهلوي في إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، وهو كتاب لم يؤلف مثله في هذا الباب، وفي كتابه: قرة العينين في تفضيل الشيخين، والله أعلم قال المنذري: في إسناده علي بن زيد بن جدعان القرشي التيمي، ولا يحتج بحديثه.

٤٦٣٦ ـ حدثنا عَمْرُو بنُ عُثْمانَ حدثنا مُحمَّدُ بنُ حَرْبٍ عن الزُّبَيْدِيِّ عن ابنِ شِهَابٍ عن عَمْرِو بنِ أبَانَ بنِ عُثْمانَ عن جَابِرِ بنِ عَبْدِ الله أنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أنَّ رَسُولَ الله ﷺ قالَ: «أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ أنَّ أبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ الله ﷺ وَنِيطَ عُمَرُ بِأبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمانُ بِعُمَرَ. قالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ الله ﷺ قُلْنَا: أمَّا الرَّجُلُ

خلافت کی روح اور حقیقت حضرت عمرؓ پر ختم ہو گئی

حضرت عثمانؓ اور علیؓ کے زمانے میں خلافت ملوکیت سے مشابہ ہو گئی اور اور ان کے بعد ظالم بادشاہت

٤٦٣٤ ـ صَحِيحٌ : الترمذي (٢٢٨٧).
٤٦٣٥ ـ صَحِيحٌ : أحمد (١٩٩٣٢).
٤٦٣٦ ـ ضَعِيفٌ : أحمد (١٤٤٠٧).

حضرت عمرؓ کی خلافت اور بعد میں آنے والی خلافت : ملا علی قاری حنفیؒ المتوفی ۱۰۱۴ھ

٢١٥

ـسول الله ﷺ: رأيتُ كأنَّ ميزاناً نَزَلَ
زِن أبو بكرٍ وعمرُ فرجح أبو بكرٍ،
ـتاءَ لها رسولُ الله ﷺ، يعني فساءَهُ
. رواه الترمذي، وأبو داود.

رسول الله ﷺ: **رأيت كأن)** بتشديد
مخاطب **(أنت)** ضمير فصل وتأكيد
ن الحاء، أي ثقلت وغلبت. **(أنت)**
ن عمر وعثمان فرجح عمر ثم رفع
ان **(فاستاء)** بهمز وصل وسكون سين
يعني) هذا قول الراوي **(فساءه)** أي
ما علم ﷺ من أن تأويل رفع الميزان
رجحان كل من الآخر في الميزان أن
ن خلافة علي على اختلاف الصحابة
ليها ذكره ابن الملك. وفي النهاية:
فلان بكذا، أي ساءه ذلك. ويروى
: إنما ساءه والله أعلم من الرؤيا التي
ـاط رتبة الأمر في زمان القائم به بعد
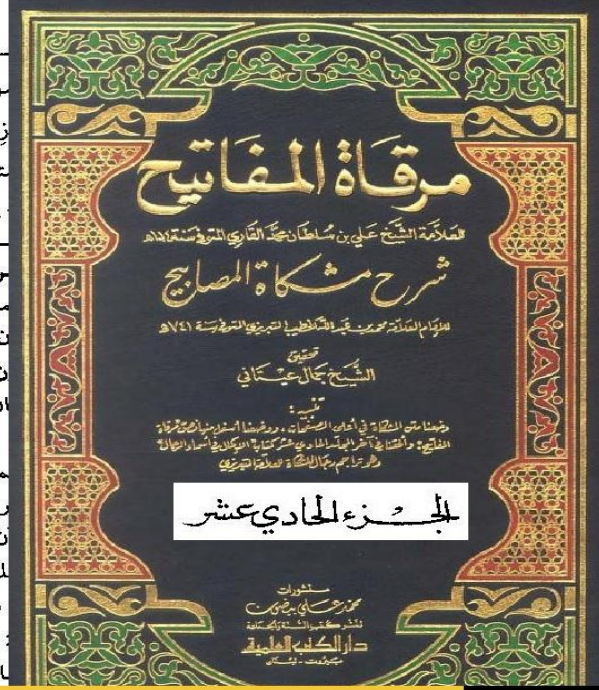
خلافت کی روح اور حقیقت حضرت عمرؓ پر ختم ہو گئی
حضرت عثمانؓ اور علیؓ کے زمانے میں خلافت ملوکیت سے مشابہ ہو گئی اور اوران کے بعد ظالم بادشاہت

رأيته خلافة نبوّة. [وقيل التقدير: هذه خلافة. **(ثم يؤتي الله الملك من يشاء)** وقيل: أي انقضت خلافة النبوّة]. يعني هذه الرؤيا دالة على أن الخلافة بالحق تنقضي وتنتهي حقيقتها بانقضاء [خلافة] عمر رضي الله عنه. وقال الطيبي [رحمه الله]: دل إضافة الخلافة إلى النبوّة على أن لا ثبوت فيها من طلب الملك والمنازعة فيه لأحد وكانت خلافة الشيخين على هذا، وكون المرجوحية انتهت إلى عثمان رضي الله عنه دل على حصول المنازعة فيها وأن الخلافة في زمن عثمان وعلي مشوبة بالملك فأما بعدهما فكانت ملكاً عضوضاً. **(رواه الترمذي)** وأبو داود، وأخرجه أحمد في مسنده عن ابن عمر قال: خرج علينا رسول الله ﷺ ذات غدوة بعد طلوع الشمس فقال: رأيت قبل الفجر كأني أعطيت المقاليد والموازين فأما المقاليد فهي المفاتيح وأما

الحديث رقم ٦٠٦٦: أخرجه أبو داود في السنن ٥/ ٢٩ حديث رقم ٤٦٣٤. والترمذي في السنن ٤/ ٥٤٠ حديث رقم ٢٢٨٧. وأحمد في المسند ٥/ ٥٠.

یہ مرقاۃ ولی الدین الخطیبؒ نے لکھی ، استاد نے شرح کی ، یعنی استاد نے زندگی میں دیکھا کے بچے نے بڑی اچھی کتاب لکھی تو اس کی شرح کی ، یہ آج تک کلمی تھی ، ہم کتابوں میں پڑھتے تھے کہ علامہ طیبیؒ نے لکھی ، اب چھپ گئی ہے ، **الکاشف عن حقائق السنن للإمام الکبیر شرف الدین الحسین بن عبد الله بن محمد الطیبی** ؒ استاد نے لکھی !!! ۔ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ تیس سال خلافت ہے دیکھئے صفحہ ۳۴،۳۵ پھر بادشاہت ہے ۔

اور یہ لفظ کا فرق نہیں کئی مکار لوگ کہتے ہیں کہ نہیں !!! بادشاہ کہہ دو یا خلیفہ ، جھوٹے ہیں !!!! ۔ زمین و آسمان کا فرق ہے ، مشرق و مغرب کا فرق ہے ، ملوکیت میں اچھے سے اچھا ملک خلیفہ کے پیر کے خاک کے برابر بھی نہیں ، خلیفہ شہ ہی اور ہے ، ملک اور ہے ملک آزاد ہے ، جو چاہے کرے ، اس کی مرضی ہو نماز کے اوقات بدل دے اور صحیح بخاری میں پڑھنا ہے ، بات پھر لمبی ہو جائے گی ، صحیح بخاری میں باب تضییع الصلاۃ عن وقتھا نماز کا پٹھا بٹھا دیا کہ ظہر اس وقت پڑھنی ہے جب عصر کا بھی گزر گیا اور اس عصر اس وقت پڑھنی ہے جب سورج ڈوب گیا ، صحابہ روتے رہ گئے ، یہ وہ نماز ہے جو رسول بتا کے گئے تھے ؟ یہ ہے ملوکیت !!! کہ بادشاہ من مانی کر رہا ہے ، خلیفے نہیں ! خلیفہ چوں نہیں کر سکتا ،

اس کے تحت لکھا **یعنی أن الخلافة حق الخلافة إنما هي للذين صدقوا هذا الاسم بأعمالهم ،** یہ سن لو !!! جس خلافت کو کوئی نہیں ڈھونڈتا یا تڑپ نہیں وہ ایمان سے خالی ہے ، انہیں توحید کا مطلب ہی نہیں پتہ ، کہ خدا کی بندگی تو اس وقت ہونی ہے جب خلافت آئی ، ہماری نمازیں بے کار ، روزے بے کار ، اللہ کی بندگی جب آئی گی تو غلامی ختم ہو گی ، اس وقت تم کہو گے کہ

لا الٰہ الا اللہ

سر داد نہ داد دست در دستِ یزید حقا کہ بنا لا الٰہ است حسین

یہ لا الٰہ الا اللہ کو سمجھتے ہیں کہ صرف بتوں کو نہ پوجو ، نا!!!!! کسی کی بندگی یا غلامی نہ کرو صرف اللہ کا حکم چلے گا ، تو فرمایا خلیفہ وہ ہوتا ہے صحیح جو اپنے اعمال کے ساتھ اس نام کو سچا کرے ، **وتمسکوا بسنة رسول الله ﷺ من بعده** حضور ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے پکڑے ، **فإذا خالفوا السنة وبدلوا السیرة فهم حینئذ ملوك ،** جب وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کی مخالفت کرتا ہے ، حضور ﷺ کے طریقے کو بدلتا ہے ، اس وقت ان کو بادشاہ کہا جاتا ہے ، کلمہ جاری رہتا ہے ، حج بھی کرتے ہیں ، مگر ملوک ہوتے ہیں ، اب نہیں خلیفہ اب وہ اپنی مرضی کا مالک ہے ، **وإن کان أسامیهم الخلفاء ،** ادھر بھی کئی لوگ دھوکہ کھا گئے ، کہ حضور ﷺ نے کہا خلفیے بہت ہوں گے ، نہیں ! سن لو ایک خلافت علی منہاج النبوۃ ہے ، نبی کے طریقے پر خلافت ، ایک ہے کہ کوئی تخت پر بیٹھ جائے ، وہ بدمعاش بھی ہو ، کنجر بھی ہو ، عربی میں ان کو خلیفہ کہا جا سکتا ہے ، ان کے نام خلیفے رکھے جا سکتے ہیں ، مگر وہ تیس ۳۰ والی خلافت

نہیں ۔ ولا بأس أن يسمي القائم بأمور المسلمين ﴿أمير المؤمنين﴾ جو مسلمانوں کے تخت پر بیٹھ جائے اسے امیر المومنین بھی کہا جاسکتا ہے ، یہ لغت ہے ۔ میں نماز پڑا رہا ہوں چاہے بد معاش ہی ہوں ، جسے اس وقت کہے جائے گا کہ یہ پیش امام ہے ، یہ وقت کی بات ہے ، مگر صحیح معنٰی کا میں حقدار نہیں ، خلیفہ صحیح معنٰی میں وہ ہے جو اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرے ، اور ساتھ ہی گن لیا صحابی سفینہؓ نے کہ گن لو ابو بکرؓ کے دو سال ، عمرؓ کے دس سال عثمانؓ کے بارہ اور علیؓ کے چھ ہیں رواہ أحمد ، والترمذی و أبو داؤد - پس علیؓ فوت ہوا تو خلافت ختم ہے ، پھر جو دور وہ ملوکیت کا ہے ، یہ بادشاہت ہے ، وہ کلمہ گو بھی ہے ، بڑے بڑے نیک بھی ہیں ، مگر اسلامی خلافت نہیں ۔

صحیح خلیفہ اور بادشاہ میں فرق : الإمام الکبیر شرف الدین الطیبيؒ المتوفی ۷۴۲ھ

شرح الطيبي
على مشكاة المصابيح

المسمّى بالكاشف عن حقائق السنن
مصدرًا بمقدمة للمحقق في علوم الحديث ومصطلحه

للإمام الكبير :
شرف الدين الحسين بن عبد الله بن محمد الطيبي
توفي ٧٤٣هـ.

الجزء العاشر

إعداد: مركز الدراسات والبحوث بمكتبة نزار الباز

تحقيق ودراسة
د. عبد الحميد هنداوي

مكتبة نزار مصطفى الباز
مكة المكرمة - الرياض

الفصل ا

٥٣٩٣ - * عن حذيفةَ، قال: واللهِ ما أد
تركَ رسولُ الله ﷺ منْ قائدِ فتنةٍ إلى أن تنقض
وإلا قدْ سمَّاهُ لنا باسمِهِ واسمِ أبيهِ واسمِ قبيلتِهِ

٥٣٩٤ - * وعن ثوبانَ، قال: قال رسولُ
المُضلينَ وإذا وُضعَ السَّيفُ فى أمَّتى لم يُرفعْ
والترمذيُّ. [٥٣٩٤]

٥٣٩٥ - * وعن سفينةَ، قال: سمعتُ النب
تكونُ مُلكًا». ثمَّ يقول سفينةُ: أمْسِك خلافة
وعثمانَ اثنتيْ عشرةَ، وعليٌّ ستَّةً. رواه أحمد،

الفصل الثانى

الحديث الأول عن حذيفة رضى الله عنه قوله: «
«قائد» تقديره يبلغ مع قائد الفتن المبلغ المذكور. «
بدعة أو ضلالة أو محاربة: كعالم مبتدع يأمر الناس
انتهى كلامه. وقوله «إلى أن تنقضى الدنيا» متعلق
قائد فتنة إلى أن تنقضى الدنيا مهملا، لكن قد سماه

الحديث الثانى عن ثوبان رضى الله عنه قوله: «
أخاف» على سبيل حصول الجملتين، وتفويض ترتب الثانية على الأولى إلى ذهن السامع، كأنه قيل: أخاف على أمتى من شر الأئمة المضلين، وإضلالهم الذى يؤدى إلى الفتنة والمرج، والهرج، وهيج الحروب ووضع السيف بينهم، فإذا وضع السيف فى أمتى لم يرفع. . إلخ.

الحديث الثالث عن سفينة: قوله: «الخلافة ثلاثون سنة» . «حس»: يعنى أن الخلافة حق الخلافة إنما هي للذين صدقوا هذا الاسم بأعمالهم، وتمسكوا بسنة رسول الله ﷺ من بعده. فإذا خالفوا السنة وبدلوا السيرة فهم حينئذ ملوك، وإن كان أساميهم الخلفاء. ولابأس أن يسمى

[٥٣٩٣] رواه أبو داود وفي سننه ح (٤٢٤٣) ، وقال الشيخ الألباني في المشكاة: إسناده ضعيف.
[٥٣٩٤] صحيح أبي داود ٣٥٧٧ وهو جزء من حديث طويل أوله: «إن الله زوى لى الأرض، وبه زيادات.
[٥٣٩٥] صحيح الترمذى ١٨١٣

صحیح خلیفہ اور بادشاہ میں فرق : مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح ملا علی قاری حنفیؒ المتوفی ۱۰۱۴ھ

ثمَّ يقولُ سفينةُ: أمسِكْ: خلافة أبي بكرٍ سنتينَ، وخِلافة عمَر عشرةً، وعثمان اثنتيْ عشرةَ، وعلي ستَّةً. رواه أحمد، والترمذي، وأبو داود.

التي لا يشوبها شيء من المخالفة وميل عن المتابعة تكون ثلاثين سنة وبعدها قد تكون وقد لا تكون. اهـ. واعلم أن المروانية أوّلهم يزيد بن معاوية ثم ابنه معاوية بن يزيد ثم عبد الملك ثم هشام بن عبد الملك ثم الوليد ثم سليمان ثم عمر بن عبد العزيز ثم الوليد بن يزيد ثم يزيد بن الوليد ثم مروان بن محمد، ثم خرجت منهم الخلافة إلى بني العباس. هذا وفي شرح السنة: يعني أن الخلافة حق الخلافة إنما هي للذين صدقوا هذا الاسم بأعمالهم وتمسكوا بسنة رسول الله ﷺ من بعده فإذا خالفوا السنة وبدلوا السيرة فهم حينئذ ملوك وإن كان أساميهم خلفاء، ولا بأس أن يسمى القائم بأمور المسلمين أمير المؤمنين وإن كان مخالفاً لبعض سير أئمة العدل القائمة بأمر المؤمنين، ويسمى خليفة لأنه خلف الماضي قبله وقام مقامه، ولا
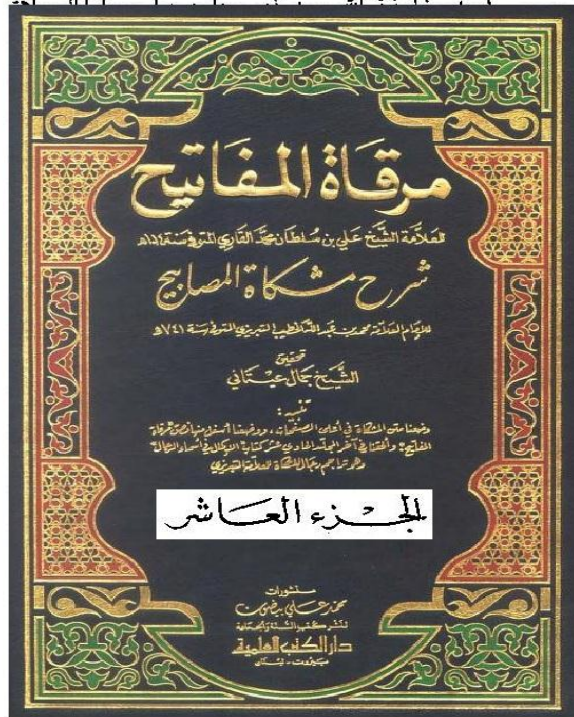
]والسلام. قلت: إني ولا شك
ﷺ أيضاً ما سيأتي من قوله ﷺ
رجل لعمر بن عبد العزيز: يا
سمتني عمر فلو دعوتني بهذا الا
دعوتني بذلك كفاك. أي في ر
وتمسكن مع الخالق فليس فيه د
(ثم يقول سفينة:) أي لراويه، أو
الطيبي [رحمه الله]: لعل الوجه
يكون أمسك محمولاً على أصله
سنتين وخلافة عمر عشرة) أي أ
اثني عشر، أي عاماً. **(وعلي)** أ
كالنبي خاتم الأنبياء والمهدي خا
ذكره السيد جمال الدين. وفي
ملك بعد ذلك. رواه أحمد والتر
في تاريخه والحاكم عن أبي هري
الخلافة الحقيقة ما توجد في م
الحل والعقد وأنه لا عبرة في ال
غير ذلك الزمان، وإنما ينعقد ب
حال العامة ولئلا يؤدي إلى الفتنة

---

(١) الجامع الصغير ٢/ ٢٥٢ حديث رقم ٤١٤٧.
(٢) الحاكم في المستدرك ٣/ ٧٢.

یہ مرقاۃ ملا علی قاریؒ کی ، یہ خود دیوبندیوں نے شائع کیا ہے ، اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا : إن هذا الأمر بدأ نبوة ورحمة ، کہ یہ دین شروع ہوا ہے تو نبوت اور رحمت کے ساتھ ، کہ نبی ہے اور رحمت کا زمانہ ہے ، ثم يكون خلافة ورحمة ، پھر دور آنا ہے خلافت کا وہ بھی رحمت کا ، ثم ملكا عضوضا پھر بادشاہی ہے ظالم کاٹنے والی ، ثم كائن جبرية وعتوا وفسادا في الأرض ، یہ اب چوتھا دور ہے جس سے ہم گزر رہے ہیں ، کہ پھر ڈیکٹیٹر بادشاہت ہے ، جنھوں نے ڈنڈے کے زور کے ساتھ راج کرنا ہے ،يستحلون الحرير وہ ریشم بھی پہنیں گے ، والفروج اور ان کے علاقوں میں زنا ہوں گے ، والخمور اور شرابیں پئیں گے ، يرزقون على ذلك ، مگر اس کے باوجود اللہ ان کی حکومت امتحان کہ وجہ سے چلاتا رہے گا ، و ينصرون حتى يلقوا الله ، اور مرنے تک اللہ تعالی ان کو مہلت دے گا۔

تو نبوت کے بعد دور ملک عضوض ہے ۔ دیکھئے صفحہ ۳۷ تا ۳۹

اس کے تحت فرماتے ہیں فليس لمعاوية نصيب في الخلافة خلافا لمن خالفه ، یہ حنفی عالم مکہ کا ، فرمایا حسنؓ کا حکومت چھوڑنے کے بعد امیر معاویہ کو حکومت ملی ہے ، مگر امیر معاویہ کو جو صحیح خلیفہ مانتے ہیں فرمایا فليس لمعاوية نصيب في الخلافة خلافت میں ان کا ذرہ برابر بھی حصہ نہیں ہے ، دنیا کا ایک حکمران ہے ، خلافت کوئی نہیں ہے ، خلافت تو رسول اللہ ﷺ نے کہہ دیا کہ تیس ۳۰ ہے۔

سے خاص صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت مراد ہو۔

۵۳۷۵ - (۵) ۵۳۷۶ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَءَ نُبُوَّةً وَّرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَّرَحْمَةً ثُمَّ مَلِكًا عَضُوْضًا ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَّعُتُوًّا وَّ فَسَادًا فِی الْاَرْضِ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ حَتّٰى يَلْقُوا اللّٰهَ۔)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔)

(الدارمی حدیث رقم ۲۱۰۱ والبیهقی حدیث رقم ۵٦۱٦)

سیدنا ابوعبیدہ (بن جراح) اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "یہ امر دین نبوت ❶ اور رحمت کے ساتھ ظاہر ہوا پھر امر دین کا ❷ خلافت اور رحمت ہوگا' پھر ❸ یہ امر بادشاہت گزندہ ہونے والا ہے' یہ کار تکبر اور حد سے گذرنا اور فساد بڑھنا ہے زمین میں' حلال جانیں گے یہ ریشمی کپڑوں کو اور عورتوں کی شرمگاہوں کو اور شرابوں کو' روزی دیئے جائیں گے باوجود ان کاموں کے اور مدد دیے جائیں گے یہاں تک کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریں گے۔ (روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: ۵۳۷٦ - (٦) اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ساتھ نبوت اور رحمت یہ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر موقوف ہوا۔ ❷ خلافت ورحمت خلافت سے خلفاء راشدین کا زمانہ مراد ہے کہ ساتھ خلافت اور نیابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کار دین و دنیا کا انتظام رکھتا تھا' تیس برس تک یہ زمانہ رہا' ساڑھے انتیس برس خلفاء اربعہ کا زمانہ اور چھ ماہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا زمانہ۔ ❸ پھر ہوگا یہ امر بادشاہت گزندہ خلفاء کی خلافت کے بعد خلافت عباسیہ کے ختم ہو جانے تک یہ حالت رہی' عثمان خاں ترک کے ہاتھ پر خلافت عباسیہ ختم ہوگئی' یہ شخص ترکستان سے نکل کر شام اور روم کی طرف گیا اور اس کو رح کیا اور اسی

سے بنائی ہوئی سلطنت ترک یعنی دولت عثمانیہ کی اور اب جو بادشا

جبریت اور عتوت اور فساد سے یہی دولت عثمانیہ مراد ہے۔

۵۳۷۷ - (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ اَوَّلَ مَا يُكْ
قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِیُ يَعْنِی الْاِسْلَامَ كَمَا يُكْ
الْاِنَاءُ)) يَعْنِی الْخَمْرَ قِيْلَ فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَ
بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَ
فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا۔)) (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۲۱۰۰)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جیسے کوئی شربت مفرح کہے گا کوئی

خلافت ۳۰ سال ہے پھر بادشاہت، معاویہ کوئی خلیفہ نہیں ہے صرف ایک حکمران ہے : ملا علی قاری حنفیؒ المتوفی ۱۰۱۴ھ

٥٣٧٥ ـ (٥)، ٥٣٧٦ ـ (٦) وعن أبي عبيدة، ومعاذ بن جبل، عن رسول الله ﷺ قال: «إِنَّ هذا الأمرَ بَدَأَ نبوّةً ورحمةً، ثمَّ يكونُ خلافةً ورحمةً، ثمَّ ملكاً عَضُوضاً، ثمَّ كائنٌ جبريةً وعُتوًّا وفساداً في الأرضِ،

أمتي أمة مرحومة مغفور لها متاب عليها[1]. أي يتوب الله عليها ولا يتركها مصرة على الذنوب. ففيه دليل على أن المراد به خواص هذه الأمة والله [تعالى]أعلم.

٥٣٧٥ و٥٣٧٦ ـ **(وعن أبي عبيدة ومعاذ بن جبل رضي الله عنهما عن رسول الله ﷺ قال: إن هذا الأمر)** أي ما بعث به من إصلاح الناس ديناً ودنيا وهو الإِسلام وما يتعلق به من الأحكام **(بدا)** بالألف أي ظهر وفي نسخة بالهمزة، أي ابتدأ أول أمر الدين إلى آخر زمانه ﷺ زمان نزول الوحي والرحمة. **(نبوة ورحمة)** نصبهما على التمييز أو الحال، أي ذا نبوة ورحمة كاملة من نبي الرحمة على الأمة المرحومة **(ثم يكون)** أي أمر الدين **(خلافةً)** أي نيابة عن حضرة النبوة **(ورحمة)** أي شفقة على الأمة بطريق كمال الولاية على وجه التبعية إلى ثلاثين سنة فانقضت بستة أشهر أيام الحسن، فليس لمعاوية نصيب في الخلافة خلافاً لمن خالفه. **(ثم ملكاً عضوضاً)** بفتح العين فعول للمبالغة من العض بالسن، أي يصيب الرعية فيه ظلم يعضون فيه عضاً. وروي بضم العين جمع عض بالكسر وهو الخبيث الشرير، أي يكون ملوك يظلمون الناس ويؤذونهم بغير حق وهذا مبني

عبد العزيز كان عادلاً حتى سمي عمر
ذلك الأمر، أو ثم هذا الأمر كائن. (
وغلبة. **(وعتواً)** بضمتين فتشديد أي
ذلك من منكرات العظام. ولعل وجه
في هذه الأيام حيث استقرت الخلافة
شروط الإِمامة، أولاً. ثم في زيادة الظ
وأصناف الرزايا ثانياً. ثم في إعطاء ال
العلماء العاملين والأولياء الصالحين ث
وتوجهوا إلى مقاتلة المسلمين لأخذ
سلطان زماننا عادل فهو كافر. وما أق
بالقتل العام في بلد عظيم من بلدان
العظام وعلماء الإِسلام والنساء والضع
ألوف مؤلفة وصنوف مؤتلفة. والحال أ
من جملة أهل السنة والجماعة، ومد

(١) الجامع الصغير ١/ ١٠٢ حديث رقم
الحديث رقم ٥٣٧٥ و٥٣٧٦: أخرجه الدا
الإيمان ٥/ ١٦ حديث رقم ٥٦١٦

معاویہ کوئی خلیفہ نہیں ہے صرف ایک حکمران ہے : ملا علی قاری حنفیؒ المتوفی ۱۰۱۴ھ

٥٣٩٦ ـ (١٨) وعن حذيفةَ، قال: قلتُ: يا رسولَ الله! أيكونُ بعد هذا الخيرِ شرٌّ، كما كانَ قبلَه شرٌّ؟ قال: «نعَمْ» قلتُ: فما العصمةُ؟ قال: «السَّيفُ» قلتُ: وهلْ بعدَ السَّيفِ بقيَّةٌ؟ قال: «نعمْ، تكونُ إِمارةٌ على أقذاء، وهدْنةٌ على دَخَنٍ». قلتُ: ثم ماذا؟ قال: «ثمَّ ينشأ دعاةُ الضَّلالِ، فإِنْ
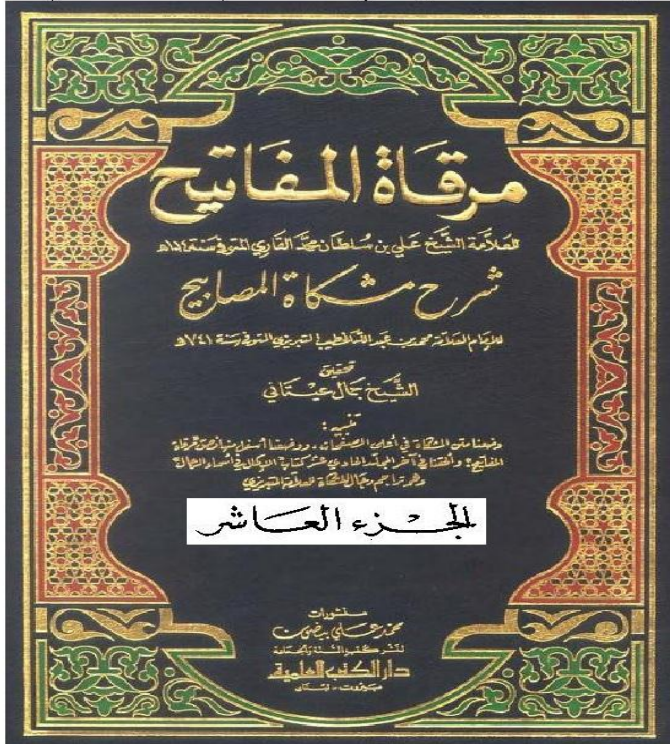
٥٣٩٦ ـ (وعن حذيفة ق
والنظام التام المشار إليه بقوله ت
أيوجد ويحدث بعد وجود هذا
الجاهلية (شر. قال: نعم) أ
(قلت: فما العصمة) أي فما طر
الشر. (قال: السيف) أي تحصل
قتادة: المراد بهذه الطائفة هم ال
عنه كذا ذكره الشراح. ويمكن
كان مع علي وأن العصمة كانت
الباغية. وقد قال تعالى: ﴿فق
(قلت: وهل بعد السيف بقية) أ
بعد محاربتنا إياهم. (قال: نعم
النهاية، الأقذاء جمع قذى والقذ
أو تبن أو وسخ أو غير ذلك. أ
ونحوها. قال القاضي [رحمه
(وهدنة) بضم الهاء، أي صلح
هدن أي سكن ضربه مثلاً لما ب
يكون المعنى: ثم يكون اجتماع
فعلت كذا وفي العين قذى، أي
القذى ظاهرها صحيح وباطنه
السواد فيكون فيه إشعار إلى أنه صلاح مشوب بالفساد، فيكون إشارة إلى صلح الحسن مع معاوية وتفويض الملك إليه واستقرار أمر الإمارة عليه، وبه يظهر أن معاوية بصلح الحسن لم يصر خليفة خلافاً لمن توهم[٢] خلاف ذلك والله [تعالى]أعلم. (قلت: ثم ماذا) أي ماذا يكون (قال: ثم تنشأ) أي تظهر (دعاة الضلال) أي جماعة يدعون الناس إلى البدع أو المعاصي (فإن

الحديث رقم ٥٣٩٦: أخرجه أبو داود في السنن ٤/ ٤٤٤ حديث رقم ٤٢٤٤. أخرجه ابن ماجه ٢/ ١٣١٧ حديث رقم ٣٩٨١. وأحمد في المسند ٥/ ٤٠٣.

(١) في المخطوطة «بقي». (٢) في المخطوطة «وهم».

یہ کتاب شرح العقائد ، اس میں سب کچھ ہے ، کہ اللہ کو کیسے مانا جائے فرشتوں کو کیسے ، پیغمبر کو کیسے مانا جائے ، سارا بیان ہے ، اس کے اندر اور اس کی شرح ہے النبراس **العلامة محمد عبد العزيز الفرهاري**ؒ انہوں نے کی ہے ، ۳۰۸ صفحہ ، **والخلافة بعد النبی** ﷺ **ثلاثون سنة** دھائی ہے خدا کے لئے چھوڑو یہ شخصیت پرستی ! بت ! کہ فلانا ہے اس پر اعتراض ہوتا ہے ، اللہ کے دین کی فکر کرو ، دین جو ہے اس نقصان نیں پہنچنا چاہئیے ۔

تو تیس ۳۰ فرمایا خلافت ہے ، پھر اس کے بعد بادشاہی ہے دیکھئے صفحہ ۴۱ ، اور رسول اللہ ﷺ کا فرمایا **لقوله عليه الصلاة والسلام الخلافة ثلاثون سنة ثم تصير ای الخلافة ملكا بالضم عضوضا** ، کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تیس ۳۰ سال خلافت ہے پھر ظالم بادشاہت ہے ،، آگے ساری بحث ہے ۔

الثانی ولکن لا یخفی ان تلک التصریحات ادلة صحیحة کافیة علی صحة خلافته وایراد الاسولة والاجوبة من الطرفین مذکور فی المطولات
کالمواقف والمقاصد بل قد افرد العلماء هذا البحث بالمؤلفات کالصواعق والنواقض والخلافة بعد النبی صلی الله علیه وسلم ثلثون سنة ثم
بعدها ملک بالضم والسکون بادشاهی وامارة بالکسر امیر شدن والفرق ان الخلافة نیابة الرسول صلی الله علیه وسلم والملک والامارة هو
السلطنة اعم من ان یکون نیابة عن النبی صلی الله علیه وسلم ام لا لقوله علیه الصلوة والسلام الخلافة ثلثون سنة ثم تصیر ای الخلافة ملکا بالضم
عضوضا العض گزیدن والعضوض نعت منه ای تصیر الخلافة سلطنة ظالمة تشبه الظالم بالسباع ووصف الملک بوصف مالکه مجازا والحدیث
رواه احمد والترمذی وابو داود وابن حبان وصححه عن سفینة مرفوعا الخلافة ثلثون عاما ثم یکون بعد ذلک الملک وفی روایة الخلافة بعدی
ثلثون سنة ثم تکون ملکا عضوضا وقد استشهد علی رضی الله عنه علی راس ثلثین سنة ای نهایتها من وفات رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا
تقریب والتحقیق انه کان بعد علی نحو ستة اشهر باقیة من ثلثین سنة وهی مدة خلافة الحسن بن علی رضی الله عنهما وکان کمال ثلثین عند
تسلیم الحسن رض الخلافة الی معاویة رض وذکر بعضهم ان خلافة ابی بکر رض سنتان وثلثة اشهر وعمر رض عشر سنین وستة اشهر وعثمان رض اثنتا عشر سنة
الا عدة ایام وعلی رض اربع سنین وتسعة اشهر وکان سبب شهادته انه اجتمع ثلثة من الخوارج وقالوا هاجت الفتن من علی رض ومعاویة رض و
عمرو بن العاص رض فلنقتلهم فاختار عبد الرحمن بن ملجم علیا رض و
لیلة واحدة فاصاب عبد الرحمن علیا رض وهو خارج الی صلوة
فخلاه معاویة رض لما کان حلیما صبورا وانقطع اثر الدو ونسله ولم
غیره فقتل خلیفة فمعاویة رض ومن بعده لا یکون خلفاء بل ملو
اهل الحل والعقد ای المجتهدین والحل کشادن والعقد بستن
فلم یصب قد کانوا متفقین علی خلافة الخلفاء العباسیة هم سبد
وهم عشرة من نسل مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیة ب
الجمع والاعیاد ویتولون باذنهم القضاء ویعدون فی کتابهم و
العزیز مثلا ابن مروان بن الحکم وهو خامس الخلفاء الراشدین
توفی یوم الجمعة فی اواخر رجب سنة احدی ومائة ولا یخفی
الالسنة بلقب الخلافة والا فحالهم کحال المروانیة من صلاة
السواء وتفصیل الخلفاء والملوک ان اولهم بعد النبی صلی الله
نحو عشرین سنة ثم یزید ثلث سنین ونصفا ثم ابنه معاویة ار
اشهر ثم ابنه عبد الملک احدی وعشرین سنة ثم ابنه ولید نحو
سنتین وثلثة اشهر ثم یزید بن عبد الملک اربعا ثم هشام ب

النبراس

شرح

شرح العقائد

لجامع المعقول والمنقول عمدة المتکلمین والمحققین

العلامة محمد عبد العزیز الفرهاري

قدس سره

یہ اس دور کے عالم ، میں رحمتہ اللہ علیہ بھی کہوں گا ، کام تو بڑے فساد والے کئے مفتی مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی ، مناظرے والے ، میں جو مناظرہ کرے اس کا سخت مخالف ہوں ، شیعہ سے ہو یا سنیوں سے ہو ، یہ صرف ایک کاروبار ہے ، کہ لڑاتے رہو ، ایک پنڈ جاؤ آگ لگاؤ شیعہ کافر ہے ، مڑ کے وہ دیوبندیوں کو کہے ، یہ کہنا کہ بریلوی مشرک ہے ، پھر وہ دوسرے کو کہے ، یہ ان کا روٹی پانی کا مسئلہ ہے ، کسی کو حق نہیں ، امت کے گروہ میں اگر اختلاف ہے ، تو سمجھ کا فرق ہے ، جسے جو سمجھ آیا وہ غریب اس کے پیچھے لگا ہوا ہے ، اللہ رسول کے دیوانے ہیں ، تم لوگ مسئلے ہی کر سکتے ہیں ، یہ نہیں ٹھیک صرف شرارت ۔

یہ کتاب ہے تجلیات صفدر مولانا امین اوکاڑی ان کے رسالے اکٹھے کئے ہیں ، انہوں نے بہت اچھا لکھا ہے ، یہ سارا سپاہ صحابہ کو سمجھاؤ ، اللہ کے بندے یہ ہی تمہارا بڑا ہے ، یہ تیس رسالے انہوں نے یزید پر لکھے ، کیوں شرم نہیں کرتے تم لوگ ؟ خدا کے بندے بنو ، فساد نہ ڈالو ، ملک کو برباد نہ کرو ، آگے کافر تھوڑے برائی مانگ رہے ہیں ، تم لوگ کیوں آرام سے نہیں بیٹھتے ؟ تو میں اس سے ایک حوالہ پڑھتا ہوں ۔

جو حضرت معاویہؓ کے متعلق ہے ، **حجتہ الاسلام بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتوی** اور آپ فرماتے ہیں ، وہ ایک شیعہ نے چالیس سوال کئے تو مولانا صاحب نے جواب دیئے ۔ **اجوبہ اربعین** چالیس سوالوں کے جواب ۔ ادھر آپ نے فرمایا دیکھئے صفحہ ۴۳ :

اور یہ سچ ہے کہ سنی چار اصحاب اربعہ یعنی چار یار کو بترتیب معلوم جانشین حضرت سید المرسلین ﷺ سمجھتے ہیں اور خلیفہ راشد ﴿ موعود علی منہاج النبوۃ ﴾ سمجھتے ہیں ۔ انہوں نے کہا او شیعہ !!! تو کہتا ہے ہم معاویہ کی حمایت کرتے ہیں ؟ فرمایا جھوٹ بولتے ہیں ، کوئی سنی ان کی حمایت نہیں کرتا ، ہم صاف کہتے ہیں کہ چار ۴ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہیں وہ خلیفہ راشد ہیں اور حضور ﷺ کے جانشیں ہیں ۔

امیر معاویہؓ اور یزید پلید اور عبدالملک وغیرہ کو سنیوں میں کوئی ایک بھی خلیفہ راشد ﴿ موعود ﴾ نہیں سمجھتا ۔ پھر گئے سارے اپنے بڑوں سے ، صرف فساد کی خاطر ، مارو قتل کرو ، او !!! اپنے آباؤ اجداد کو تو پڑھو !! کہ وہ کیسے انصاف کر گئے ؟ یہ اعلیٰ درجے کے بندے

امیر معاویہؓ اور یزید پلید اور عبدالملک وغیرہ کو سنیوں میں کوئی ایک بھی خلیفہ راشد ﴿ موعود ﴾ نہیں سمجھتا ، فرمایا کون کہتا ہے کہ یہ اچھے لوگ ہوئے حکمران ہوئے ؟ ہمیں ویسے طعنے دیتے ہو ؟ یہ شیعہ کو کہہ ۔

کئی دیوبندی پھر روئے پٹے خط لکھے کہ کہ امین یار تو یزید کو برا کہتا ہے ، انہوں نے سب کے جواب دیئے ، یہ پڑھنی والی کتاب ہے ، تاکہ آگ لگانے والوں کو کوئی عقل آئے ، کہ عدل پر آؤ ، انصاف پر قائم ہو جاؤ ، کہ یہ اچھا بندہ ہے ، یہ برا ہے ، یہاں دوزخی جنتی کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ، نہ کسی کو حق ہے یہ مالک یوم الدین کا کام ہے ، جدھر مرضی بھیجے ہم صرف غلطی کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ یہ کام ٹھیک نہیں کیا ، اس سے اسلام کو نقصان پہنچا ۔

اہل سنت کا عقیدہ امیر معاویہؓ اور یزید کے بارے میں : حجتہ السلام مولانا قاسم نانوتویؒ بانی دار العلوم دیو بند

ناچاری ان کے مقبرہ کی تصویر اور ان کے ہمراہیوں کی نعشوں کی خبر لیتے ہیں ڈھول بجاتے ہیں علم اٹھاتے ہیں شدنی دکھلاتے ہیں یہ کام اس روز کس نے کئے تھے۔ مشتے نمونہ خروارے۔

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

(اہل سنت حق چار یار کے قائل ہیں)

اور یہ سچ ہے کہ سنی اصحاب اربعہ یعنی چار یار کو بترتیب معلوم جانشین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین سمجھتے ہیں اور خلیفہ راشد (موعود علی منہاج النبوۃ) اعتقاد کرتے ہیں پر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید پلید اور عبدالملک وغیرہ کو سنیوں میں کوئی ایک بھی خلیفہ راشد (موعود) نہیں سمجھتا۔ ہاں جھوٹ کا جواب جھوٹ ہے۔ دروغے راجزا باشد دروغے۔

اس لیے یہ عرض ہے کہ حضرات

اتباع نہ کرتے کہ حضرت امام

قاسم پر پس نہ چلا تو ان کی نعش پر

بجائے باقی جو آپؐ ابن حجر مکی ا

یہ آپ کا قصور نہیں یہ آپ کے مذ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سینکڑوں

لگاتے چلے تو کیا بیجا کیا۔ اجی ص

اگر کسی نے ان کو خلیفہ لکھدیا تو ا

لے امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالش

"درجہ اول۔ خلافت راشدہ خاصہ جس کو

جو مہاجرین اولین میں سے ہوں اور آنحض

شریک رہے ہوں اور آیات الٰہی کے وع

خلافت عز نمایاں فرمایا ہے بعد ان کا خلیفہ

کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ تاریخ اس بات کی ش

یہ بخاری شریف کی وہ شرح جس سے بڑی کوئی شرح نہیں ہے، اور سب مانتے ہیں کہ یہ آدمی خاتمۃ المحدثین ہے، کوئی اس جیسا پیدا نہیں ہوا ، جیسا ابن حجرؒ ہے ، یہ ساری کتابیں ان کے پاس ہیں مگر مجھے شیخ الحدیث پر رونا آتا ہے، کہ ان لوگوں کی عمر گزر جاتی ہے ، مگر ان کو توفیق نہیں ہوتی کہ کتاب نکال کر پڑھ تو لیں ، کہ یار یہ لوگ کیا لکھ کر چلے گئے ہمارے بڑے؟ کیوں تم لوگ انصاف پر نہیں آتے؟ اور میں کئی بار کہہ چکا ہوں اب بھی دہراتا ہوں کہ میرا چیلنج ہے ان سارے شیوخ الحدیث کو کہ جس مدرسے میں مرضی ہے مجلس منعقد کرو، نشان دے دو کہ چودہ سو سال ۱۴۰۰ میں یہ بندے اہل سنت کے گزرے ہیں، ان میں شیعہ مذہب کا کوئی جراثیم نہیں پایا گیا، یہ خود بتادیں کہ یہ امام خالص سنیوں کا ہے، ان کی کتابیں سامنے رکھیں، اور اگر یہ نکل آئے نا کہ یزید کو ساروں نے ولی کہا ہے تو مجھے پھانسی دے دو، ریکارڈ ہو رہا ہے، اور اگر کسی اہل سنت کا مذہب نہیں ہے، صرف امام حسینؓ کی دشمنی نے تمہیں اندھا کر دیا ہے، کہ شیعہ ان کا دن مناتے ہیں، او! امام حسینؓ صرف شیعوں کا ہے؟؟؟ تمہارا کچھ نہیں لگتا؟ تم لوگ ان سے زیادہ حقدار ہو، انہیں تو ہم غلطی پر مانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا نواسہ ہے، حضور ﷺ کے کندھے پر سواری کی ہے، اللہ کے پیغمبر ﷺ نے متواتر حدیث میں فرمایا کہ یہ جنت کے نوجوانوں کا سردار ہے، تم لوگ ان کی عزت نہیں کرتے کہ حسینؓ نعوذ باللہ جھوٹا ہے۔ یزید ملعون پلید کی وکالت کرتے ہو؟ یہ اہل سنت کا مذہب ہے؟ جان کے ملک کو تباہ کرنے کی باتیں ہیں۔

یہ فتح الباری، بخاری کی اس سے بڑی کوئی شرح نہیں ہے، تو امام لکھتے ہیں دیکھئے صفحہ ۴۵ ، **كان معاوية خليفة لم يكن في ذلك معارضة لحديث الخلافة بعدي ثلاثون سنة ،** معاویہ نہیں خلیفہ ہوسکتا کیونکہ اس طرح یہ بات حضور ﷺ کی حدیث سے ٹکرائی گی، کہ تیس سال ۳۰ خلافت پھر خلافت نہیں، **لأن المراد به خلافة النبوة ،** اگر دنیاوی لحاظ سے کہو تو آج تک سلطان عبد الحمید خلیفہ ہی ہے، جو تخت پر بیٹھ جائے انہیں عربی میں کہہ سکتے ہو، مگر وہ خلیفے نہیں جو حضور ﷺ نے مراد لیا ہے، کہ نبی کے طریقے پر، **وأما معاوية ومن بعده فكان أكثرهم على طريقة الملوك ولو سموا خلفاء** ۔ یہ عبارت تمہارے سامنے آئی گئی ہے، اور سارے مشرق مغرب میں پھیل جانی چاہئیے، کہ معاویہ اور ان کے ساتھ جتنے ہیں سارے ملوک کے طریقے پر ہیں، ان کا طریقہ بادشاہوں والا ہے، محل بن گئے، ریشمی لباس آگیا، سونے چاندی کے برتن آگئے۔ **ولو سموا خلفاء ،** ان لوگوں کو عربی میں حکمران ہونے کہ وجہ سے خلیفہ کہا جاسکتا ہے مگر ان کا طریقہ خلیفوں والا نہیں ہے، **ملوك !!**

معاویہ خلیفہ نہیں بادشاہ ہے، ان کا طریقہ بادشاہوں والا تھا : فتح الباری شرح صحیح البخاری حافظ ابن حجرؒ المتوفی ۸۵۲ھ

البحرَ في زمانِ معاويةَ بن أبي سفيانَ، فصرعت عن دابتِها حينَ خرجتْ من البحرِ فهلكتْ.

قوله (باب رؤيا النهار) كذا لأبى ذر ، ولغيره « باب الرؤيا بالنهار » .

قوله (وقال ابن عون) هو عبد الله **(عن ابن سيرين) هو محمد** .

قوله (رؤيا النهار مثل الليل) فى رواية السرخسى « مثل رؤيا الليل » وهذا الأثر وصله على بن أبى طالب القيروانى فى كتاب التعبير له من طريق مسعده بن اليسع عن عبد الله بن عون به ذكر ذلك مغلطاى . قال القيروانى : ولا فرق فى حكم العبارة بين رؤيا الليل والنهار وكذا رؤيا النساء والرجال . وقال المهلب نحوه ، وقد تقدم نحو ما نقل عن بعضهم فى التفاوت ، وقد يتفاوتان أيضاً فى مراتب الصدق . وذكر فى الباب حديث أنس فى قصة نوم النبى صلى الله عليه وسلم عند أم حرام وفيه « فدخل عليها يوماً فأطعمته وجعلت تفلى رأسه فنام » وقد تقدم شرحه مستوفى فى كتاب الاستئذان فى « باب من رأى قوماً فقال عندهم » أى من القائلة ، وذكر ابن التين أن بعضهم زعم أن فى الحديث دليلًا على صحة خلافة معاوية لقوله فى الحديث فركبت البحر زمن معاوية ، وفيه نظر لأن المراد بزمنه زمن إمارته على الشام فى خلافة عثمان ، مع أنه لا تعرض فى الحديث إلى إثبات الخلافة ولا نفيها بل فيه إخبار بما سيكون فكان كما أخبر ولو وقع ذلك فى الوقت الذى كان معاوية خليفة لم يكن فى ذلك معارضة لحديث الخلافة بعدى ثلاثون سنة لأن المراد به خلافة النبوة وأما معاوية ومن بعده فكان أكثرهم على طريقة الملوك ولو سموا خلفاء ، والله أعلم .

باب رؤ
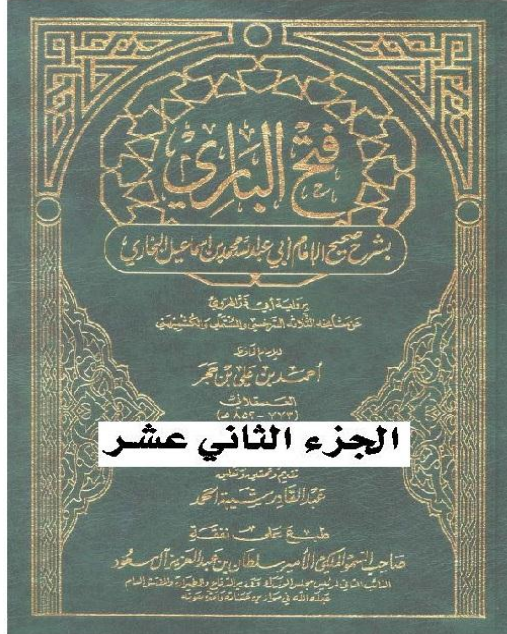
[٧٠٠٣] ٦٧٥٧- نا سعيدُ بن عفيرٍ قال ني الليثُ قال ني
ثابت أنَّ أمَّ العلاءِ -امرأةً من الأنصارِ بايعتْ رسولَ الله ص
قالت : فطار لنا عثمانُ بن مظعونَ وأنزلناهُ في أبياتنا، فـ
أثوابِه دخلَ رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليه، قالتْ : فقلتُ : ر
اللهُ، فقال رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليه : « وما يدريك أنَّ الله
اللهُ؟ فقال رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليه : « أمّا هو فوالله لقد
وأنا رسولُ اللهِ- ماذا يُفعلُ بي » . فقالت : والله لا أزكي بع

[٧٠٠٤] ٦٧٥٨- نا أبواليمان قال أنا شعيبٌ عن الزهري
فنمتُ، فرأيتُ لعثمانَ عينًا تجري، فأخبرتُ رسولَ الله

قوله (باب رؤيا النساء) تقدم كلام القيروانى و
له أهلاً فهو لزوجها. وكذا حكم العبد لسيده كما أن رؤيا ال
الصالحة داخلة فى قوله « رؤيا المؤمن الصالح جزء من أ
عثمان بن مظعون ورؤياها له العين الجارية ، وقد مضى
الهجرة ، ويأتى الكلام على العين الجارية بعد ثلاثة عشر

فتح الباري

بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

الجزء الثاني عشر

اور قیامت کیاآئی ؟ جو میں شروع میں رویا ، کہ غلامی ! ! اور بعد یزید کے دور میں زیادہ ، حضرت معاویہؓ کے زمانے میں کیا ہوگیا ؟ جس طرح ہمیں کوئی نہیں بولنے دیتا ، یہ گلہ ہے ! ! آزادی اس کا نام ہے کہ پوری امت کو بولنے کا حق ہو ، تمارے خلاف بھی امت بولے تم برا نہیں مناؤ ، تم کھلی چھٹی دو ، کہ جو حکومت کی پالیسی کو نہیں پسند کرتے بولو ! بتاؤ ! ! ، ہمیں پتہ لگے ، یہ نہ وہ دشمن ہوتے ہیں نہ دوسروں کو دشمنی ہونی چاہئیے ، اور اگر گلہ گھونٹ دوگے تو اور قیامت آجائی گی ، کسی دشمن کو فائدہ ہوگا۔

تو رسول کریم ﷺ کے اصحاب میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث جس کو کئی صوفی غلط استعمال کرتے ہیں ، یہ فتح الباری کی پہلی جلد ہے ، یہ حدیث بھی ایک آزمائش بن گئی ہے ، صوفی کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا : **حفظت عن رسول الله وعاءين** میں نے نبی ﷺ سے دو برتن علم کے سیکھے ، **فأما احدهما فبثثته** ایک میں پہلاتا ہوں ، بیان کرتا ہوں ، مسئلہ بتاتا ہوں ، **وأما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم ،** اور دوسرا وہ علم حضور ﷺ سے سیکھا ہے ، یہ اگر میں بیان کروں میری شہ رگ کٹتی ہے۔

یہ کس کا دور ہے ؟ کب ابو ہریرہؓ فوت ہوئے ؟ ۵۹ ہجری میں ، یزید کی حکومت سے ایک سال پہلا ، اس وقت یہ حال ہے ، کہ حضور ﷺ کی وہ باتیں بتلایئں تو شہ رگ کٹتی ہے ، حضرت معاویہؓ کا دور ہے ، مگر یہ حدیثیں بتانا جرم ہو چکا ہے ، کونسی حدیثیں ہیں ؟ صوفی کہتے ہیں

نماز کا حال بنوامیہ کے دور میں

542 — اوقات نماز کا بیان

بنوامیہ کے دور میں نماز کا حال

صحیح بخاری

جلد اوّل

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ

نظر ثانی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

باب اس بارے میں کہ بے وقت نماز پڑھنا، نماز کو ضائع کرنا ہے۔

(۵۲۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے مہدی بن میمون نے غیلان بن جریر کے واسطہ سے' انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے' آپ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی بات اس زمانہ میں نہیں پاتا۔ لوگوں نے کہا' نماز تو ہے۔ فرمایا اس کے اندر بھی تم نے کر رکھا ہے جو کر رکھا ہے۔

(۵۳۰) ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہمیں عبدالواحد بن واصل ابو عبیدہ حداد نے خبر دی' انہوں نے عبدالعزیز کے بھائی عثمان بن ابی رواد کے واسطہ سے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا کہ میں دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا۔ آپ اس وقت رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی چیز اس نماز کے علاوہ اب میں نہیں پاتا اور اب اس کو بھی ضائع کر دیا گیا ہے۔ اور بکر بن خلف نے کہا کہ ہم سے محمد بن بکر برسانی نے بیان کیا کہ ہم سے عثمان بن ابی رواد نے یہی حدیث بیان کی۔

أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ إِلاَّ هَذِهِ الصَّلاَةَ، وَهَذِهِ الصَّلاَةُ قَدْ ضُيِّعَتْ. وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرسَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَحْوَهُ.

تشریح اس روایت سے ظاہر ہے کہ صحابہ کرام کو نمازوں کا کس قدر اہتمام مد نظر تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تاخیر سے نماز پڑھنے کو نماز کا ضائع کرنا قرار دیا۔ امام زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دمشق میں سنی تھی۔ جب کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حجاج کی امارت کے زمانہ میں دمشق کے خلیفہ ولید بن عبدالملک سے حجاج کی شکایت کرنے آئے تھے کہ وہ نماز بہت دیر کر کے پڑھاتے ہیں۔ ایسے ہی وقت میں ہدایت کی گئی ہے کہ تم اپنی نماز وقت پر ادا کر لو اور بعد میں جماعت سے بھی پڑھ لو تا کہ فتنہ کا وقوع نہ ہو۔ یہ نفل نماز ہو جائے گی۔

مولانا وحید الزماں صاحب حیدر آبادی نے کیا خوب فرمایا کہ اللہ اکبر جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یہ حال تھا تو وائے بر حال ہمارے زمانے کے اب تو توحید سے لے کر شروع عبادات تک لوگوں نے نئی باتیں اور نئے اعتقاد تراش لئے ہیں جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں شان گمان بھی نہ تھا۔ اور اگر کوئی اللہ کا بندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریق کے موافق چلتا ہے اس پر

صوفی کہتے ہیں وہ سینہ بسینہ علم ہے، یہ جو ولیوں کو ہے، یہ لوگ نہیں سمجھ سکتے، جھوٹ ہے بالکل دیکھئے صفحہ ۴۹، اس جیسا کوئی علم نہیں ہے، علم یہی ہے جو حکمرانوں کے بارے میں ہے، ہمیں نماز کے بارے میں کہو زوروں کو بارے میں کہو سیاسی نہیں ہونا چاہئیے۔

وہ کونسا دین ہے جس میں سیاست نہیں ہے؟ سیاست میں جو ہیرا پھیری یا ملک کی دشمنی وہ جرم ہے، وہ کسی دین میں اجازت نہیں ہے، مگر اپنے ملک کی بھلائی، اگر حکومت کو نہیں دیکھنا کہ صحیح ہے یا غلط وہ کونسا دین ہے؟ نہ قرآن میں ہے نہ سنت میں ہے، وہ دین بدھ پرست کا ہوسکتا ہے، عیسائی راہبوں کا ہوسکتا ہے، قرآن و حدیث کا نہیں۔

یہ تو حکمران پہ نگاہ رکھنی ہے کہ ڈرائیور ہے اگر یہ سوگیا تو گاڑی تباہ ہو جائے گی، ان کا کام ہے کہ ٹوکو! اور ان کا کام ہے کہ کھلے دل کے ساتھ سنیں۔ ولید کو ایک تابعی نے کہا اللہ سے ڈر دیکھئے صفحہ ۵۰ !! ولید نے کہا تو نے مجھے نصیحت کی ہے؟ لاؤ سر اس کا، یہ ملوکیت کا اثر ہے۔

ابوہریرہؓ کی حدیث فتنوں کی بارے میں تھی، صوفیاء اس کا غلط استعمال کرتے ہیں : مجموع فتاوی ابن تیمیہ

وبهذا الحديث ونحوه من الأحاديث الصحيحة، استدل العلماء على أن كل ما يذكر عن علي وأهل البيت، من أنهم اختصوا بعلم خصهم به النبي ﷺ دون غيرهم كذب عليهم، مثل ما يذكر منه الجَفْر، والبطاقة، والجدول، وغير ذلك وما يأثره القرامطة الباطنية عنهم، فإنه قد كذب على جعفر الصادق ـ رضي الله عنه ـ ما لم يكذب على غيره، وكذلك كذب على عليٍّ ـ رضي الله عنه ـ وغيره من أئمة أهل البيت ـ رضي الله عنهم ـ كما قد بين هذا وبسط في غير هذا الموضع.

وهكذا يكذب قوم من النساك ومدعي الحقائق على أبي بكر وغيره، وأن النبي ﷺ كان يخاطبه بحقائق لا يفهمها عمر مع حضوره، ثم قد يدعون أنهم عرفوها، وتكون حقيقتها زندقة وإلحاداً.

٢/٢١٨ /وكثير من هؤلاء الزنادقة والجهال قد يحتج على ذلك بحديث أبي هريرة، حفظت عن رسول الله ﷺ جرابين: أما أحدهما فبثثته فيكم، وأما الآخر فلو بثثته لقطعتم هذا الحلقوم. وهذا الحديث صحيح (١)، لكن الجراب الآخر لم يكن فيه شيء من علم الدين، ومعرفة الله وتوحيده، الذي يختص به أولياءه.

ولم يكن أبو هريرة من أكابر الصحابة، الذين يخصون بمثل ذلك ـ لو كان هذا مما يخص به ـ بل كان في ذلك الجراب أحاديث الفتن، التي تكون بين المسلمين، فإن النبي ﷺ أخبرهم بما سيكون من الفتن التي تكون بين المسلمين، ومن الملاحم التي تكون بينهم وبين الكفار.
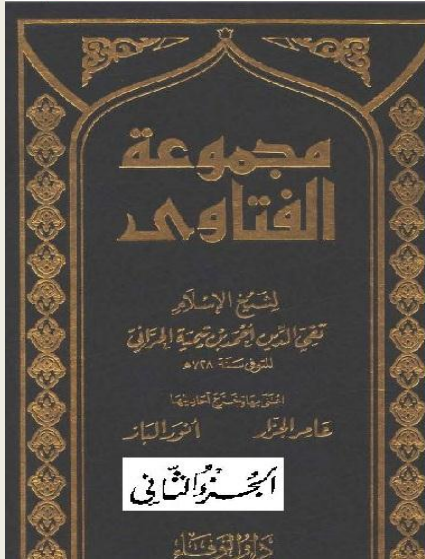
ولهذا لما كان مقتل عثمان وفتنة ابن الزبير ونح
أبو هريرة أنكم تقتلون خليفتكم، وتهدمون ال
هريرة، فكان أبو هريرة يمتنع من التحديث بأحادي
يحتمله رؤوس الناس وعوامهم.

وكذلك قد يحتجون بحديث حذيفة بن اليما
غيره، وحديث حذيفة معروف، لكن السر الذ
المنافقين الذين كانوا في غزوة تبوك، ويقال: إ
فأوحى الله إلى النبي ﷺ أمرهم، فأخبر حذيفة
على من صلى عليه حذيفة؛ لأن الصلاة على المناف

---

(١) البخاري في العلم (١٢٠) بلفظ «وعاءين».

١٣٤

ایک تابعی کو نماز جمعہ کی تاخیر کی شکایت پر سر کاٹ دیا گیا : تهذیب التهذیب حافظ ابن حجرؒ المتوفی ۸۵۲ھ

تهذيب التهذيب

تصنيف

الحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر شهاب الدين العسقلاني الشافعي

وُلد سنة ٧٧٣هـ - توفي سنة ٨٥٢هـ

باعتناء

إبراهيم الزيبق   عادل مرشد

مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة

الجزء الأول

مؤسسة الرسالة

ایک تابعی نے ولید بن عبد الملک کے زمانے میں جمعہ کی نماز عصر کے وقت ہونے پر شکایت کی، تو اس کو محل میں لے گئے اور اس کا سر کاٹ کے مسجد میں پھینک دیا گیا

س - زياد بن الجراح الجزري، وهو غير زياد بن أبي مريم على الصّحيح.

روى عن: عَبدالله بن مَعْقِل بن مُقَرِّن، وعمرو بن ميمون.

وعنه: جعفر بن بُرقان، وخُصَيف، وعَبدالكريم بن مالك، وعون بن حبيب الجزريون.

قال النَّسائي: ثقة.

وذكره ابن حِبَّان في «الثِّقات».

وقال عُبيدالله بن عَمرو الرَّقي: رأيتُ زياد بن الجرَّاح وزياد بن أبي مريم

وقال النَّسائي: ثقة.

وذكره ابن حِبَّان في «الثُّقات».

وقال: مَن قال يزيد بن جارية فقد وَهِم.

قال الهيثم بن عِمْران العَنْسي: دخل زياد بن جارية مسجد دمشق وقد تأخرت صلاتُهم الجمعة إلى العَصْر، فقال: والله ما بَعَثَ الله نبياً بعد محمد صلى الله عليه وآله وسلم يأمركم بهذه الصلاة، قال: فأُخِذ فأُدخِل الخضراء فقُطِع رأسُه وذلك في زمن الوليد بن عَبدالملك.

وقال أبو مُسهر، عن سعيد بن عَبدالعزيز: كان زياد بن جارية إذا خلا بأصحابه قال: أخرجوا مخْبآتكم.

قلت: ذكره ابنُ أبي عاصم، وأبو نعيم الأصبهانيان في «الصحابة»، وساقا حديثَه في المسألة من طريق يونُس بن مَيْسَرة عنه.

وقال ابن أبي عاصم في حديثه، عن يونُس، قال: كنتُ جالساً عند أم الدرداء، فدخل علينا زياد بن جارية، فقالت له أم الدرداء: حدِّثْك عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في المسألة. انتهى.

وأبو حاتم قد عبَّر بعبارة مجهول في كثيرٍ من الصَّحابة، ولكن جزم بكونه تابعيًا ابنُ حِبَّان وغيرُه، وتوثيق النَّسائي له يدُلُّ على أنَّه عنده تابعي.

ع - زياد بن جُبَير بن حَيَّة بن مَسعود بن مُعَتِّب، الثَّقفي،

٦٤٣

تو ابو ہریرہؓ نے کیا بتایا ، وہ مسئلے نہیں تھے نماز روزے کے بارے میں ، ان سے کیا ڈر امیر معاویہ کو ؟ وہ حکومت کے بارے میں تھے ، تو حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں فرماتے ہیں : وحمل العلماء الوعاء الذی لم یبثه علي الأحاديث اوخدا کے بندوں یہ حدیث کی کتابیں تمہارے پاس نہیں ہیں ؟ تم لوگ کیوں نہیں پڑھتے ؟؟؟؟ کونسا چکر تم لوگوں نے چلایا ہے ؟ جن لوگوں نے خلافت کو برباد کیا ہے ، ان کی وکالت کرتے ہیں ، او اس امت میں کوئی چنگاری تو سلگھاؤ !! کہ اکٹھے ہو !! کوشش کرو !! اس طرف مڑو !!

تا خلافت کی بنا ہو پھر جہاں میں استوار

. لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

پھر وہ پرانی آگ ڈھونڈو جو ہمارے بزرگوں کو لگی کہ کسی طرح خلافت آجائے ، یہ بتاؤگے تو آئے گی نا ،

مست رکھو ذکر و فکرِ صبح گاہی میں اسے

پختہ تر کردو مزاج خانقاہی میں اسے

کوئی آئے نا ، یار لاکھ تسبیح پڑھو ، نہ سوچے ، نہ خبر ہو کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے ؟

تو حضرت ابو ہریرہؓ کی اس حدیث کا فرمایا : وحمل العلماء الوعاء الذی لم یبثه علي الأحاديث او یہ کتابیں میں نے لکھیں ہیں ؟ تمہارے گھروں میں نہیں ہیں ؟ کیوں انصاف نہیں کرتے ؟ اور روزے نماز والی حدیث سے کوئی نہیں ڈرتا ، ادھر قیامت آگئی کہ حکومت کے بارے میں کہا نا کہ وہ حکمران اچھا نہیں ، انہیں ٹوکو ، یہ نہیں کر سکتے ۔

تو علماء نے کہا جو برتن علم کا ابو ہریرہؓ نے نہیں بتایا ، یزید کا کیا رونا ہے ، یہ معاویہ کے زمانے میں میں نے بتایا نا کہ حکمران کا یہ کام غلط ہے اے ے شہ رگ کٹتا ہے ۔ تو فرمایا وہ حدیثیں جو ہیں برے حاکموں کے نام !!! اللہ نے کتنا علم حضور ﷺ کو عطا کیا ، نام بتادیئے !!! کہ یہ یہ ہونے ہیں برے ، یہ ان کے کام ہونے اور یہ ان کا زمانہ ہونا ہے ، وقد كان أبو هريرة يكني عن بعضه ولا يصرح به خوفا على نفسه منهم ادھر لوگ کہتے ہیں کہ اگر امام حسینؓ سچا ہوتا تو اور نہ اٹھتے ؟ ۔

اس کے لئے بہت اچھی مثال ہے کہ روس میں خروشیف جو تھا وہ لینن کے خلاف ہوگیا ، لینن کا روس میں انقلاب آگیا ، مگر تختہ الٹا گیا یہ حکومت میں آیا ، تو کہا لینن کی مذمت کرے ، براکہے پارلیمنٹ ۔ تو کسی نے چٹ لکھ دی ممبر نے اور لکھا کہ جس وقت لینن زندہ تھا اس وقت کیوں

نہیں بولا ؟اس وقت کیوں نہیں بتایا؟ تو نام نہیں لکھا، تو کہا جس نے یہ چٹ لکھی ہے وہ اٹھ کہ بتائے ، کوئی نہیں اٹھا ، تو کہنے لگا بھائی جس طرح تو میرے آگے نہیں اٹھ سکتا ، اسی طرح میں نہیں اٹھ سکا ، اٹھنا کوئی آسان بات ہے ؟

ابوہریرہؓ تو کئی مدت پہلے کربلاء سے کہا کہ بھائی یہ معاویہ کے بارے میں ، میں اگر بتاؤں ان برے حاکموں کے بارے میں ، جو نام بتائے ہیں ، میری شہ رگ کٹتی ہے ، یہ وہ حدیثیں جو رسول اللہ ﷺ نے بتادیں ، علماء نے چھپالیں ، سلسلۂ احادیث صحیحہ نہیں پڑھتے دیکھئے صفحہ ۵۳ تا ۵۶ ، رسو ل اللہ ﷺ اپنے حجرے میں تھے ، رسول اللہ کی بیوی اندر گئی ، حضور ﷺ آنکھیں اشک بار تھیں ، پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں رو رہے ہیں ، فرمایا : اب میرے سے ایک فرشتہ اٹھ کے گیا ہے ، اور کبھی بھی نہیں اترا جب سے زمیں آسمان بنے ہیں ، اور یہ خاص واقعہ کی اطلاع دینے آیا ہے ، کہ یا رسول اللہ بندے بڑے دے گئے اپنی جان ، مگر جو تیرے بیٹے نے دینی وہ کسی نے نہیں دی ، یہ شہید ہو جانا ہے ، تب سے یہ میری چھاتی پر کھیل رہا ہے اور میں رو رہا ہوں ، اللہ کا رسول اس وقت رو رہا تم لوگ ابھی بھی رونے نہیں دیتے ، کوئی یہ فرقہ کی بات نہ کرو ، حسینؓ نے لا الہٰ ال اللہ کو زندہ کیا ، بنیاد ہے لا الہٰ الا اللہ کی ، غلامی سے نجات ہی اس وقت ملتی ہے جب بندہ کھڑا ہو جائے ، کسی فرعون کے سامنے سر نہیں اٹھتا غلام بن جاتے ہیں ، کہ کھڑے ہوگئے ، بھائی تو بھی انسان ہے ، اللہ رسول کی بات کر

امام حسینؓ کی شہادت کی خبر؛ سلسلۂ احادیث صحیحہ علامہ البانیؒ ۱۹۹۹ء

اسْتَسْقَى أَوَّلَ مَرَّةٍ.)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي، وَإِيَّاكِ، وَهٰذَيْنِ، وَهٰذَا الرَّاقِدَ -يَعْنِي عَلِيًّا- يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي مَكَانٍ وَّاحِدٍ.)) يَعْنِيْ: فَاطِمَةَ وَوَلَدَيْهَا: الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ-.

(الصحيحة:۳۳۱۹)
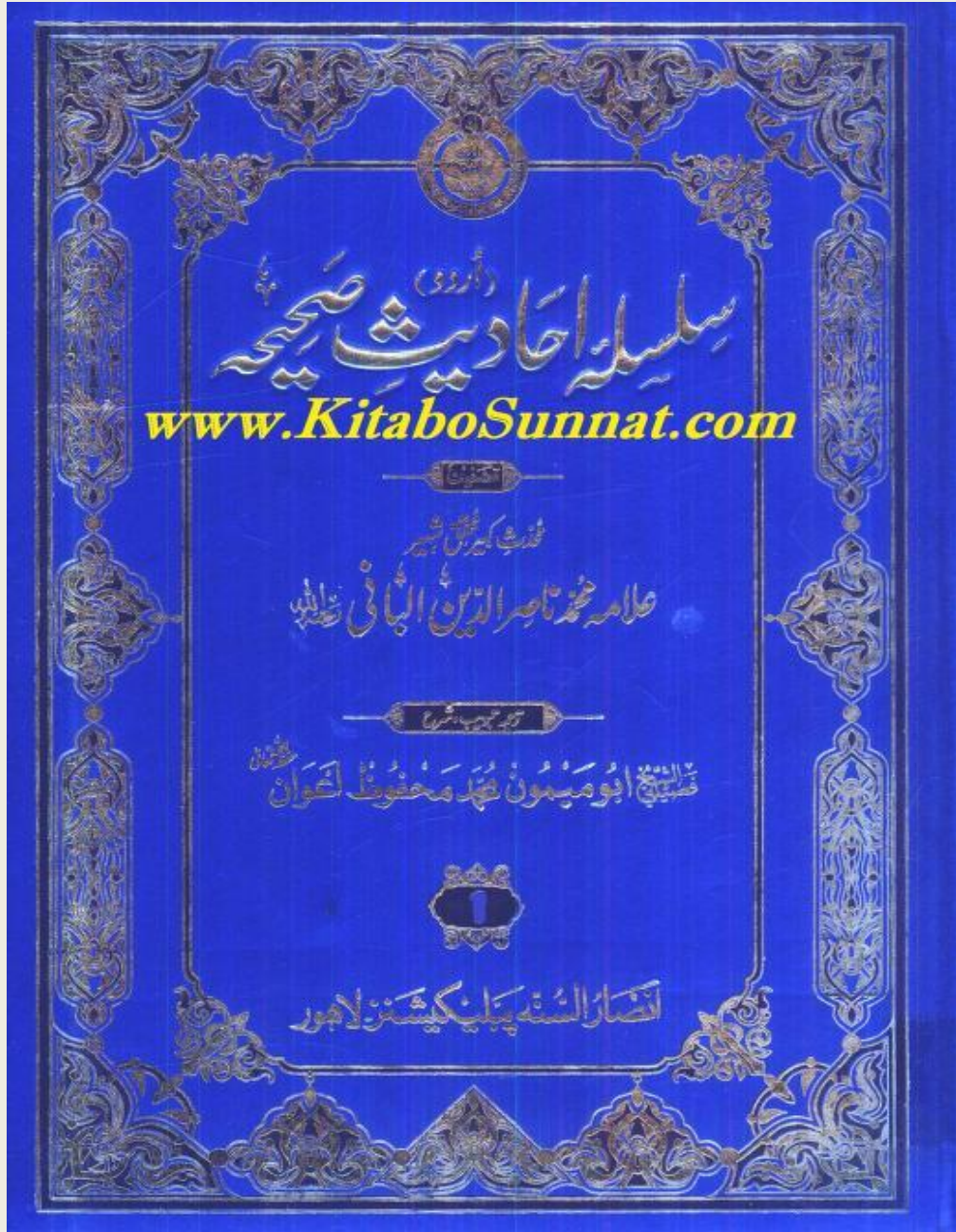
کہ آپ کو حسن زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات نہیں ہے، (دراصل) حسن نے پانی پہلے مانگا تھا (اس لیے پہلے پینے کا حق بھی اسی کا ہے)۔'' پھر فرمایا: ''میں، تو، یہ دونوں اور یہ سونے والے (علی رضی اللہ عنہ) روزِ قیامت ایک مقام میں ہوں گے۔'' ان دونوں سے مراد حضرت فاطمہ کے بیٹے حسن اور حسین ہیں۔

تخريج: أخرجه الطيالسي في "مسنده": ۲۶/ ۱۹۰، والطبراني في "المعجم الكبير": ۳/ ۳۱/ ۲۶۲۲، والبزار في "مسنده": ۳/ ۲۲۳/ ۲۶۱۶، وأخرج أحمد: ۱/ ۱۰۱ نحوه

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی پیشین گوئی
سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے مقتل کی حیثیت

(۳۲۹۶)۔ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ: أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ. قَالَ: ((وَمَا هُوَ؟)) قَالَتْ: إِنَّهُ شَدِيْدٌ. قَالَ: ((وَمَا هُوَ؟)) قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِيْ. قَالَ: ((رَأَيْتِ خَيْرًا، تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا فَيَكُوْنُ فِي حِجْرِكِ.)) فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ، فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلْتُ يَوْمًا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُهْرِيْقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّيْ مَالَكَ؟ فَقَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِيْ

سیدہ ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رات کو قبیح خواب دیکھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''وہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: وہ بہت سخت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آخر وہ ہے کیا؟'' اس نے کہا: مجھے ایسے لگا کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں پھینکا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے تو عمدہ خواب دیکھا ہے، (اس کی تعبیر یہ ہے کہ) ان شاء اللہ میری بیٹی فاطمہ کا بچہ پیدا ہو گا جو تیری گود میں ہو گا۔'' واقعی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بچہ حسین پیدا ہوا جو میری گود میں تھا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی اور حسین کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ جب آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کو کیا ہو گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بتلایا کہ میری امت میرے اس

هٰذَا۔)) فَقُلْتُ: هٰذَا؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ۔ وَآتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ۔))
(الصحيحة:٨٢١)

بیٹے کو قتل کر دے گی۔'' میں نے کہا: یہ بیٹا (حسین)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، وہ میرے پاس اس علاقے کی سرخ مٹی بھی لائے۔''

تخريج:أخرجه الحاكم: ٣/ ١٧٦۔١٧٧ ، وعنه البيهقى فى "الدلائل": ٦/ ٤٦٩

(٣٢٩٧)۔ عَنْ عَائِشَةَ اَوْاُمُّ سَلَمَةَ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِاَحَدِهِمَا: ((لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا ، فَقَالَ لِي: إِنَّ ابْنَكَ هٰذَا: حُسَيْنٌ مَقْتُوْلٌ ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا۔)) قَالَ: فَاَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ۔
(الصحيحة:٨٢٢)

سیدہ عائشہ وسیدہ ام سلمہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان میں سے کسی ایک کو فرمایا: ''آج گھر میں میرے پاس ایسا فرشتہ آیا، جو پہلے کبھی نہیں آیا تھا، اس نے مجھے کہا: آپ کا یہ حسین بیٹا قتل ہو جائے گا، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اس کے مقتل (جائے قتل) کی مٹی آپ کو دکھا دیتا ہوں۔ پھر اس نے سرخ مٹی نکال (کر مجھے دکھائی)۔''

تخريج:أخرجه الحاكم: ٣/ ١٧٦۔١٧٧ ، وعنه البيهقى فى "الدلائل": ٦/ ٤٦٩

(٣٢٩٨)۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَجِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ ، فَلَمَّا حَاذٰى (نينوي) وَهُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى صِفِّيْنَ ، فَنَادٰى عَلِيٌّ:اِصْبِرْ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ: اِصْبِرْ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قُلْتُ: وَمَا ذَا؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيْضَانِ ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَغْضَبَكَ اَحَدٌ؟ مَا شَاْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيْضَانِ؟ قَالَ: ((بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِيْ جِبْرِيْلُ مِنْ قَبْلُ ، فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ۔)) قَالَ: فَقَالَ: هَلْ لَكَ اِلَى اَنْ اُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ ، فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَاَعْطَانِيْهَا ، فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ اَنْ فَاضَتَا۔

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ طہارت والے پانی کا برتن اٹھا کر حضرت علی ؓ کے ساتھ چل رہے تھے، جب وہ صفین کی طرف جاتے ہوئے نینوی مقام تک پہنچے، تو حضرت علی نے آواز دی: ابوعبداللہ! ٹھہر جاؤ، دریائے فرات کے کنارے ٹھہر جاؤ۔ میں نے کہا: ادھر کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میں ایک دن نبی کریم ﷺ کے پاس گیا، اس حال میں کہ آپ کی آنکھیں اشک بار تھیں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ آپ کی آنکھیں کیوں آنسو بہا رہی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ کی آمد سے قبل جبریل امین میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں، انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ حسین کو دریائے فرات کے کنارے قتل کر دیا جائے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے کہا: میں آپ کو اس کی مٹی کی خوشبو سونگھاؤں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پس اس نے اپنا ہاتھ لمبا کیا، مٹی کی مٹھی

(الصحيحة:۱۱۷۱) بھری اور مجھے دے دی۔ میں اپنے آپ پر قابو نہ پا سکا اور رونے لگ گیا۔''

تخریج: أخرجه أحمد: ۱/ ۸۵

شرح:...... آجکل سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی نسبت سے جن امور کا ارتکاب کیا جا رہا ہے یا ان کو دین میں داخل کر دیا گیا ہے، ان احادیثِ مبارکہ سے ان کا ردّ ہوتا ہے، کیونکہ حضرت جبریل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ کی ساری صورتحال واضح کر دی تھی، لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دین میں کسی نئے حکم کا اضافہ نہ کیا۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی میدانِ کربلا میں شہادت امت مسلمہ کے چہرے پر سیاہ دھبہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا جبریل علیہ السلام کے تعاون سے پہلے ہی پیشین گوئی فرما دی تھی۔

امام البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس قسم کی احادیث کربلا کے تقدس، اس زمین پر سجدہ کرنے اور اس کی مٹی کی بنائی گئی ٹکیہ پر پر سجدے کرنے کی فضیلت پر دلالت نہیں کرتیں، جیسا کہ شیعوں کا خیال ہے، اگر اس قسم کی ٹکی کی کوئی فضیلت ہوتی تو مسجد حرام اور مسجد نبوی کی مٹی سے بنائی جانی چاہیے تھی۔

اصل میں اس چیز کا تعلق شیعوں کی بدعت اور اہل بیت اور ان کے آثار کی تعظیم میں غلو سے ہے۔ بڑی عجیب و غریب بات ہے کہ ان لوگوں کے ہاں عقل بھی مصادرِ شریعت میں سے ہے، اسی بنا پر وہ عقلی تحسین اور عقلی تقبیح کے قائل ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ کربلا کی زمین پر سجدہ کرنے کی فضیلت ایسی روایات سے ثابت کرتے ہیں، جو عقلی تقاضوں کے مطابق بالکل باطل ہیں۔ سید عبد الرضا مرعشی شہرساتی نے اپنے رسالے (ص ۱۵) میں ''السجود علی التربۃ الحسینیۃ'' کے عنوان میں لکھا:

''کربلا کی مٹی کے شرف، تقدس اور وہاں مدفون ہستیوں کی طہارت کی وجہ اس پر سجدہ کرنا افضل ہے، عترتِ طاہرہ کے ائمہ علیہم السلام سے مروی روایات اس پر دلالت کرتی ہیں، مثلاً: اس (مٹی) پر کیے ہوئے سجدے ساتویں زمین تک نور پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ سجدے ساتوں پردوں کو چاک کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالی جس طرح اس مٹی پر سجدے کرنے والے کی نماز قبول کرتا ہے، اس طرح دوسروں کی نہیں کرتا۔ حسین کی قبر کی مٹی پر کیا گیا سجدہ زمینوں کو روشن کر دیتا ہے۔''

میں (البانی) کہتا ہوں: ان روایات کا باطل و مردود ہونا ظاہر ہے، اہل بیت کے ائمہ رضی اللہ عنہم ایسی مرویات سے بری ہیں، ان کی سرے سے کوئی سند ہی نہیں ہے کہ محقق علم حدیث اور اصول حدیث کی روشنی میں ان کو پرکھ سکے، کوئی روایت مرسل ہے تو کوئی معضل۔

اسی شیعہ مصنف نے اپنی کتاب کے ورقوں کو کالا کرتے ہوئے مزید کہا: ''حسینی مٹی کی فضیلت و تقدس پر دلالت کرنے والی روایات صرف ائمۂ اہل بیت سے مروی نہیں ہیں، بلکہ دوسرے اسلامی فرقوں کی بنیادی کتابوں میں بڑی

، تو فرمایا علماء نے کہ ابو ہریرہؓ اشارے کے ساتھ بات کرتے تھے دیکھئے صفحہ ۵۸تا۵۹ ، کھل کے نہیں کرتے تھے کیونکہ شہ رگ کٹتی تھی ، اس طرح کیونکہ کرتے تھے؟ خوفا علی نفسه ان کو ڈر تھا، کہ ان لوگوں نے مجھے چھوڑنا تھا؟ یہ مجھے زندہ نہیں رہنے دیتے۔ كقوله أعوذ بالله من رأس الستين وإمارة الصبيان ،اشارہ پھر کیا کرتے تھے؟ کہ اے اللہ ! ساٹھ ہجری سے میں پناہ مانگتا ہوں، اور بچوں کی حکومت، يشير إلي خلافة يزيد بن معاوية یہ سارے شیوخ الحدیث کو فتح الباری دو، ویسے بخاری پڑھاتے ہو؟ ادھر یزید نظر نہیں آیا؟ ابو ہریرہؓ دعا مانگ رہے ہیں کہ مجھے ساٹھ ٦٠ ہجری نہ دکھا، یزید کی حکومت نہ دکھا، مجھے ان ظالموں کا زمانہ نہ دکھا، لأنها كانت سنة ستين من الهجرة ساٹھ میں بیٹھا، واستجاب الله دعاء أبي هريرة امام لکھتا ہے، ابو ہریرہؓ کی دعا اللہ نے قبول کر لی ، فمات قبلها بسنة ،وہ ایک سال پہلے ہی چلے گئے ، مگر اس وقت بھی حالات ایسے تھے کہ بات کرے تو شہ رگ کٹتی ہے، اس وقت تو یزید تخت پر نہیں تھا باپ نے جو کچھ کیا وہ بھی معلوم ہے، نہ زکاۃ رہی نہ حج حدیثون کی مدد سے سناؤگا۔ اس لئے خدا کے بندوں خلافت رحمت ہے اور ملوکیت ظلم ہے، خزانہ ملک کا لوٹتے ہیں ۔

ابوہریرہؓ امیر معاویہ کے خوف سے فتنوں والی حدیثیں نہیں سنا سکتے تھے : فتح الباری شرح صحیح البخاری حافظ ابن حجرؒ المتوفی ۸۵۲ھ
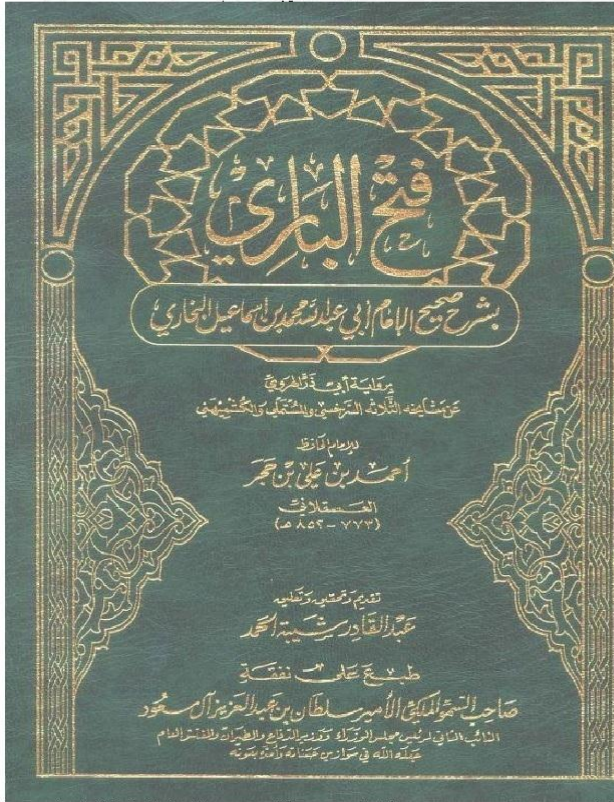
وابن دينار جهنى يكنى أبا عبد الله
كونهما مدنيين ، وجوز بعضهم أن
غفلة عما عند المصنف فى علامات الن
فإنه ذكرها بالإفراد ، وقال فيها أيـ
المستملى وحده « فحذف » بدل فغ
ابن سعد فى الطبقات عن ابن أبى فد

[١٢٠] ١١٩ - حدثني إسما
أبي هريرةَ قالَ: حفظتُ من رسو
فلو بثثتُه قُطِعَ هذا البلعومِ. قال

قوله (حدثنا إسماعيل) هو
قوله (حفظت عن) وفى ر
عليه وسلم بلا واسطة .
قوله (وعاءين) أى ظرفين
إيراد من زعم أن هذا يعارض قوله
لو كتب لملأ وعاءين ، ويحتمل أن
والأول أولى . ووقع فى المسند عنه
الباب لأنه يحمل على أن أحد الوعاءين
فى واحد . ووقع فى المحدث الفاضل
ثبت محمول على نحو ما تقدم . وعر

قوله (بثثته) بفتح الموحدة و
زاد الإسماعيلى : فى الناس .

قوله (قطع هذا البلعوم) زاد فى رواية المستملى : قال أبو عبد الله — يعنى المصنف — البلعوم مجرى الطعام ، وهو بضم الموحدة ، وكنى بذلك عن القتل . وفى رواية الإسماعيلى « لقطع هذا » يعنى رأسه . وحمل العلماء الوعاء الذى لم يبثه على الأحاديث التى فيها تبيين أسامى أمراء السوء وأحوالهم وزمنهم ، وقد كان أبو هريرة يكنى عن بعضه ولا يصرح به خوفاً على نفسه منهم ، كقوله أعوذ بالله من رأس الستين وإمارة الصبيان يشير إلى خلافة يزيد بن معاوية لأنها كانت سنة ستين من الهجرة . واستجاب الله دعاء أبى هريرة فمات قبلها بسنة ، وستأتى الإشارة إلى شىء من ذلك أيضاً فى كتاب الفتن إن شاء الله تعالى . قال ابن المنير : جعل الباطنية هذا الحديث ذريعة إلى تصحيح باطلهم حيث اعتقدوا أن للشريعة ظاهراً وباطناً ، وذلك الباطن إنما حاصله الانحلال من الدين . قال : وإنما أراد أبو هريرة بقوله « قطع » أى قطع أهل الجور رأسه إذا سمعوا

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری علامہ بدر الدین عینی حنفیؒ المتوفی ۸۵۵ھ

لاحتمل أن يملأ منها وعاءً. وبالثاني: ما كتمه من أخبار الفتن، كذلك. وقال ابن بطال: المراد من الوعاء الثاني أحاديث أشراط الساعة، وما عرف به النبي، عليه الصلاة والسلام، من فساد الدين على أيدي أغيلمة سفهاء من قريش، وكان أبو هريرة يقول: لو شئت أن أسميهم بأسمائهم، فخشي على نفسه فلم يصرح، وكذلك ينبغي لكل من أمر بمعروف إذ خاف على نفسه في التصريح أن يعرض، ولو كانت الأحاديث التي لم يحدث بها في الحلال والحرام ما وسعه كتمها بحكم الآية. ويقال: حمل الوعاء الثاني الذي لم ينبه على الأحاديث التي فيها تبيين أسامي أمراء الجور وأحوالهم وذمهم، وقد كان أبو هريرة يكني عن بعضهم ولا يصرح به خوفاً على نفسه منهم، كقوله: أعوذ بالله من رأس الستين وإمارة الصبيان، يشير بذلك إلى خلافة يزيد بن معاوية لأنها كانت سنة ستين من الهجرة، فاستجاب الله دعاء أبي هريرة، فمات قبلها بسنة.

فإن قيل: الوعا
تقدم مما قال: إني لا
الذي حفظه من النبي،
كتبت لاحتمل أن يملأ
البلعوم، يحتمل أن يم
لاختلاف حكم المحف
الأحكام والأخلاق. وبا
أهل العرفان. وقال آخرو
وثمرة الحكمة، لا يغ
المصطفون بأنوار المج
بالرياضة وأنوار لامعة في
بشرط أن لا تدفعه القوا
فإن قلت: قد وقع في
مخالف لحديث البا
الأحكام، وما يتعلق بظ
ولا شك أن النوع الأول
بجراب واحد فبهذا حص
أحد الوعاءين كان أكبر
واحد. قوله: «فبثثته» زاد

هذا ثبت في روا
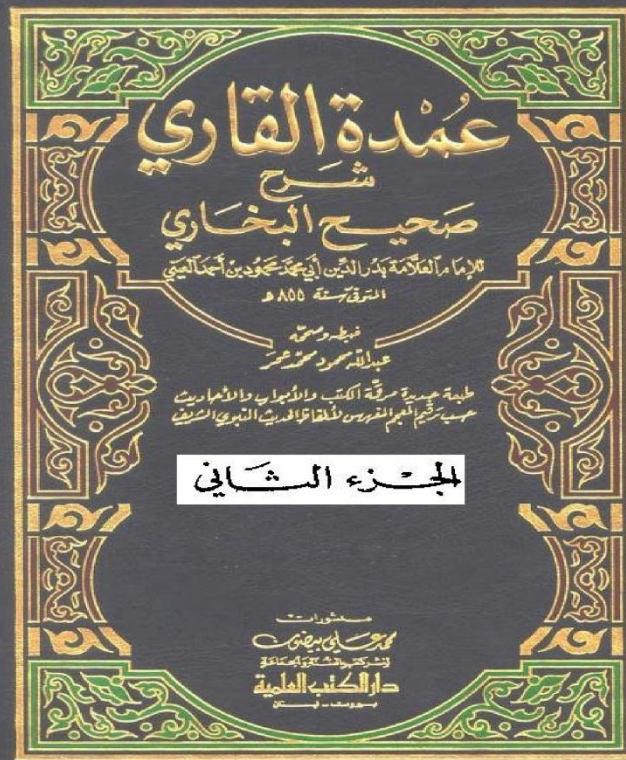
وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ